ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی

کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ، تشریح

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

تحریر وترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بزمِ عشاق

جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

نیو پٹھان والا، جھنگ روڈ، فیصل آباد موبائل نمبر: 0300 666 17 55

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد

فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یاایھاالذین امنو

صلوعلیہ وسلمو تسلیما۔

محبت سے درودوسلام

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

''تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی (ﷺ) پر اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو''۔ محترم قارئین کرام! یہ آیت کریمہ بھی محبوب کریم ﷺ کی صریح نعت ہے۔ اس میں مسلمانوں کو اس ذات پاک پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مگر لطف یہ ہے کہ قرآن کریم نے بہت سے حکم سنائے نماز کا' روزہ کا' حج وغیرہ کا' ایمان کا حکم دیا۔ مگر کسی جگہ یہ نہ فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں' ہمارے فرشتے بھی کرتے ہیں اور مسلمانو تم بھی کرو' صرف درود پاک کے لئے اس طرح فرمایا' وجہ بالکل ظاہر ہے کیونکہ کوئی بھی کام ایسا نہیں جو کہ رب کا بھی ہو اور بندے بھی اس کو کریں۔ رب تعالیٰ کے کام ہم نہیں کرسکتے اور ہمارے کاموں سے رب تعالیٰ بلند وبالا ہے۔ رب کا کام ہے پیدا کرنا' رزق دینا' مارنا' جلانا یہ بندے ہرگز نہیں کرسکتے۔ ہمارا کام ہے عبادت کرنا' اطاعت کرنا وغیرہ۔ رب تعالیٰ اس سے پاک ہے اگر کوئی ایسا کام ہے جو رب کریم کا بھی ہو' ملائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا گیا ہو تو وہ صرف آقائے دوجہاں ﷺ پر درود بھیجنا ہے۔ جیسے کہ ہلال پر سب کی نظریں جمع ہو جاتی ہیں' اسی طرح مدینہ کے چاند پر ساری مخلوق کی اور خالق کی بھی نظر ہے۔ محبوب کریم ﷺ کی ذات جامع ہے' ہندی شاعر نے کہا ہے۔

آج چندر دیوج ہے سب دیکھیں ہاکی اور
میری اور جن کی نیناں پڑیں گی ایک ٹھور

اگرچہ رب تعالیٰ کا درود ہے رحمت نازل فرمانا' فرشتوں کا درود ہے دعائے رحمت کرنا' مگر تعظیم مصطفیٰ ﷺ سب میں مشترکہ ہے۔

نکتہ! اس آیت میں اولاً تو خبر دے دی کہ ہم ہر آن اور ہر وقت رحمتوں کی بارش برساتے ہیں' اپنے محبوب علیہ السلام پر اور پھر ہم کو حکم دیا کہ تم بھی ان پر درود پڑھو یعنی ہم سے ان کے لئے رحمت مانگو اور مانگی وہ چیز جاتی ہے جو پہلے سے حاصل نہ ہو تو جب ہمارے بغیر رحمتیں اتر رہی ہیں۔ پھر مانگنے کا

حکم کیوں ہے؟

وجہ یہ ہے کہ فقیر جب کسی دروازے پر مانگنے جاتا ہے تو گھر والے کی اولاد اور مال کی دعائیں مانگتا ہوا جاتا ہے' مالک کا گھر آباد' بچے زندہ رہیں' مال سلامت رہے' مالک سمجھ جاتا ہے کہ یہ تہذیب والا بھکاری ہے۔ مانگنا چاہتا ہے مگر ہمارے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے۔ یہی حکم دیا گیا ہے کہ اے مسلمانو! جب تم ہمارے یہاں کچھ مانگنے کے لئے آؤ تو ہم اولاد سے پاک ہیں' مگر ہمارا ایک حبیب ہے محمد ﷺ اس کی' اس کے اہل بیت و اصحاب کی خیر مانگتے ہوئے ان کو دعائیں دیتے ہوئے آؤ تو جن رحمتوں کی ان پر بارش ہو رہی ہے اس کا تم پر بھی ایک چھینٹا مار دیا جائے گا۔ درود پڑھنا حقیقت میں رب سے مانگنے کی ایک ترکیب ہے۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا

نیز اس آیت میں مسلمانوں کو متنبہ فرمایا گیا کہ اے درود پڑھنے والو یہ خیال نہ کرنا کہ ہمارے محبوب ﷺ پر ہماری رحمتیں تمہارے مانگنے پر موقوف ہیں۔ ہمارے محبوب تمہارے درود کے حاجت مند ہیں جیسے کہ پروہت کے ہیں۔ تم درود پڑھو یا نہ پڑھو ان پر ہماری رحمتیں برابر برستی رہتی ہیں۔ تمہاری پیدائش اور تمہارا درود شریف پڑھنا تو کل سے ہوا ان پر رحمتوں کی بارش تو جب سے ہو رہی ہے جب کہ جب اور کب بھی نہ بنا تھا' جہاں' وہاں کہاں سے پہلے ان پر رحمتیں ہیں۔ تم سے دعا منگوانا تمہارے بھلے کے لئے ہے۔ جب رب تعالیٰ ہماری حمد و ثنا کا حاجت مند نہیں کہ وہ محمود ہے خواہ کوئی حمد کرے یا نہ کرے' ایسے ہی حضور کسی کی نعت خوانی کے حاجت مند نہیں وہ محمد ﷺ ہیں خواہ ان کی کوئی نعت پڑھے یا نہ پڑھے' حمد الٰہی کے لئے حضور ﷺ کافی اور نعت مصطفائی ﷺ کے لئے رب بس ہے۔

اسی وجہ سے ہر دعا کے اول و آخر میں درود شریف پڑھنا ضروری ہے اور اگر کوئی شخص تمام دعائیں چھوڑ دے اور صرف درود پاک ہی پڑھا کرے' تو اللہ چاہے کسی دعا کی ضرورت ہی نہ پڑے گی تمام حاجتیں خود بخود پوری ہوں گی۔

مشکوٰۃ شریف باب الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں کس قدر درود شریف آپ پر پڑھا کروں/ فرمایا جس قدر چاہو' عرض کیا چوتھائی پڑھوں یعنی تین حصہ دیگر وظیفے اور دعائیں اور چوتھائی حصہ درود شریف فرمایا جتنا چاہو' مگر اگر درود اور زیادہ کرو تو بہتر ہے' عرض کیا کہ آدھا' فرمایا جتنا چاہو' مگر درود اگر اور زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ عرض کیا کہ اچھا دو تہائی درود شریف' فرمایا جس قدر چاہو' مگر اگر درود اور زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ عرض کیا کہ کل وقت درود شریف ہی پڑھا کروں گا' یعنی بجائے دیگر دعاؤں اور وظیفوں کے صرف درود پڑھا کروں گا' فرمایا اذا یکفی همك و یکفر لك ذنبك تو یہ درود تمہارے سارے رنج و غم کو کافی ہے' اور

تمہاری گناہوں کو مٹا دے گا۔

ایک بار سلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ نے درباریوں کو حکم دیا کہ تم لوگ میرے گھر میں جو کچھ ہے وہ لوٹ لو' سب لوگ لوٹنے میں مشغول ہو گئے' مگر ایاز رحمتہ اللہ علیہ سلطان کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے' سلطان نے کہا ایاز تم کیوں نہیں کچھ لوٹتے' عرض کیا کہ سب نے تو مال کو لیا میں تو حضور کو لیتا ہوں جو مالک ہیں سلطان نے کہا' تم نے مجھ کو لیا' میں نے بھی تم کو لیا' تم میرے اور میں تمہارا۔

اسی طرح تمام دعاؤں سے تو دنیا ملتی ہے مگر درود پاک کی تلاوت سے دنیا والے یعنی محمد ﷺ ملتے ہیں' جب وہ ملے تو پھر کمی کس چیز کی ہے؟

دنیا کو مبارک ہو دنیا اللہ کرے وہ مجھ کو ملیں
ہر سر میں جن کا سودا ہے ہر دل جن کا شیدائی ہے

درود پاک دعاؤں و عبادات کے رجسٹری ہے' جیسے بیمہ لیبل لگ جانے سے مال ضائع نہیں ہوتا' مقام مقصود تک پہنچ جاتا ہے' ایسے ہی درود شریف کی برکت سے نیکیاں قبول ہوتی ہیں۔ اسی لئے ہر دعا میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

مثنوی شریف میں ہے کہ ایک بار نبی ﷺ نے شہد کی مکھی سے پوچھا کہ تو شہد کیسے بناتی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ ﷺ ہم چمن میں جا کر ہر قسم کے پھولوں کا رس چوستی ہیں پھر وہ رس اپنے منہ میں لئے ہوئے اپنے چھتوں میں آ جاتی ہیں' اور وہاں اگل دیتی ہیں وہی شہد ہے کہ پھولوں کے رس بہ کھٹ کے ہوتے ہیں اور شہد میٹھا' تاؤ شہد میں مٹھاس کہاں سے آتی ہے؟ مکھی نے عرض کیا۔

گفت چوں خوانیم بر احمد درود
مے شود شریں و تلخی را ربود

ہمیں قدرت نے سکھا دیا ہے کہ چمن سے اپنے گھر تک آپ پر درود شریف پڑھتے ہوئے آتے ہیں۔ شہد کی یہ لذت اور مٹھاس درود کی برکت سے ہے' امید ہے کہ ہماری روکھی پھیکی عبادت میں بھی درود شریف کی برکت سے قبولیت کی مٹھاس پیدا ہو جائے۔ نیز جیسے کہ درود کی برکت سے تمام پھولوں کے رس مکمل مل کر ایک ہو گئے اور سب کا نام شہد ہو گیا' ایسے ہی حضور ﷺ کی برکت سے سارے ہندی' سندھی' عربی' عجمی انسان ایک ہو گئے جن کا نام مسلمان ہو گیا' اور جیسے درود شریف کی برکت سے شہد شفا بن گیا ایسے ہی ہر دعا حضور ﷺ کے نام کی برکت سے مرض گناہ کی دوا ہے۔

درود پاک پڑھنا فرض بھی ہے' واجب بھی' سنت بھی ہے' مستحب بھی' مکروہ بھی ہے اور حرام بھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ درمختار جلد اول کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور

جس مجلس میں بیٹھے اور حضور ﷺ کا اسم شریف وہاں بار بار آئے تو صاحب درمختار کے نزدیک تو جب بھی نام پاک سنے درود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب' اور چند موقعوں میں درود پڑھنا مستحب ہے' جس کو شامی نے بیان فرمایا۔ جمعہ کی شب میں اور جمعہ کے دن میں' ہفتہ' اتوار اور سوموار کے دن اور رواز نہ صبح وشام اور مسجد میں آتے جاتے وقت' اور حضور ﷺ کے روضہ کی زیارت کے وقت اور صفا ومروہ کے پاس اور جمعہ کے خطبہ میں مگر خطبہ سننے والے درود شریف دل میں پڑھیں اور اذان کے بعد اور ہر دعا کے اول وآخر اور وضو کے وقت اور جب کہ کان میں بھی آواز آنے لگے' جب کوئی چیز بھول جائے اور وعظ کے وقت اور سبق پڑھتے اور پڑھاتے وقت اور فتوی لکھتے وقت اور نکاح کے وقت اور ہر کسی مشکل پڑنے پر وغیرہ وغیرہ۔

سات جگہ درود پاک پڑھنا مکروہ ہے۔ جماع کے وقت' پیشاب یا پاخانہ کے وقت' تجارت کے سامان کو شہرت دینے کے لئے' پھسلنے کے وقت' تعجب کے وقت' ذبح کرتے ہوئے اور چھینک کے وقت۔

تین جگہ درود پاک پڑھنا حرام ہے۔ ایک جب تاجر اپنی کوئی چیز خریدار کو دکھائے اور اس کی عمدگی بتانے کے لئے درود پڑھے۔ دوسرے جب کہ کسی مجلس میں کوئی بڑا آدمی آئے تو اس کی آمد کی خبر دینے کے لئے درود پڑھا جائے (شامی)۔ اسی طرح فرض نماز کی التحیات میں جب حضور ﷺ کا نام آئے تو درود نا جائز ہے۔

فائدہ: قرآن کریم کی تلاوت میں جب حضور ﷺ کا نام قرآن میں آجائے تو درود نہ پڑھنا افضل ہے تاکہ قرآن کی روانی میں فرق نہ آئے (شامی)۔ نماز میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے' فرض واجب نماز میں تو دوسری التحیات میں سنت ہے' اور پہلی میں منع' نوافل میں دونوں بار کی التحیات کے بعد درود پڑھنا سنت یعنی پہلے قعدہ میں بھی درود شریف پڑھ کر کھڑا ہو؟

درود پاک کون سا پڑھنا چاہئے؟ مشکوۃ کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ علی النبی ﷺ میں حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم آپ ﷺ پر درود پاک کس طرح پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے وہ درود بتایا جو نماز میں بعد التحیات پڑھا جاتا ہے' یعنی درود ابراہیمی۔ اس حدیث کی وجہ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سوائے درود ابراہیمی کے اور درود پڑھنا منع ہے۔ گویا محض غلط ہے' ورنہ پھر لازم آئے گا کہ محدثین جب بھی حضور ﷺ کا اسم پاک لیتے ہیں تو صرف یہی کہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی نا جائز ہوا' اگر منقول کے سوا دوسرے درود پڑھنا منع ہیں' تو وہی غذائیں اور دوائیں استعمال کرنی چاہئیں جو منقول ہیں۔ جس طرح کہ ہر غذا جو شریعت میں حرام نہیں کھانا اور پینا مطلق ہے اور صلوا علیہ میں صلوۃ مطلق' کوئی درود پڑھ لیا جائے' ثواب پائے گا' ہاں منقول درود دیگر سے زیادہ بہتر ہے۔

دلائل الخیرات شریف میں بہت سے درود نقل کئے گئے ہیں۔ صاحب روح البیان نے اسی درود

شریف کی بہت افضلیت اور نفع بیان کیا' الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ' الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ یہ بہت ہی طویل درود شریف ہے۔

• فقیر کا تجربہ یہ ہے کہ یہ درود بہت نافع ہے کہ بعد نماز جمعہ مدینہ پاک کی طرف منہ کر کے سو بار یہ پڑھے صلی اللہ علی النبی الامی والہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاما علیک یارسول اللہ مگر ہاتھ باندھ کر مدینہ پاک کی طرف کھڑا ہو۔

<u>تنبیہ</u>

ہمارے یہاں پنجاب میں قاعدہ ہے کہ نماز عشاء اور فجر کے بعد نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے یہ درود شریف پڑھتے ہیں۔ صلی اللہ علیک وسلم یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ۔ بعض لوگ اس کو شرک و کفر کہتے ہیں لیکن یہ محض غلط ہے ہر درود جس طرح چاہو پڑھو صلوا علیہ میں صلوٰۃ میں کوئی پابندی نہیں' بلند آواز سے پڑھو' آہستہ پڑھو اور کوئی سا درود پڑھو بغیر شرعی ممانعت کے کسی چیز کو ناجائز تو کیا مکروہ بھی نہیں کہہ سکتے' مشکوٰۃ شریف میں آیا ہے کہ حضور ﷺ بعد نماز کے اس قدر بلند آواز سے ذکر اللہ کرتے تھے کہ محلہ والوں کو گھروں میں خبر ہو جاتی تھی کہ اب نماز ختم ہو گئی۔

کس پر درود پڑھا جائے؟ شامی و عالمگیری کتاب الکراہیت میں ہے کہ نبی کے سوا کسی پر مستقل طور پر درود و سلام پڑھنا منع ہے۔ مثلاً امام حسن علیہ السلام یا امام حسین علیہ السلام ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے تابع کر کے غیر نبی پر درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ مقصود تو حضور علیہ السلام پر درود ہو ان کے صدقے میں اوروں کا بھی نام آ جائے مثلاً اللھم صلی علی محمد وعلی آل سیدنا محمد وعلی اصحابہ و ازواجہ واولیاء امتہ وعلماء امتہ اجمعین خصوصا علی غوث الصمدانی وغیرہ کہ اس درود میں آل پاک' صحابہ کرام' اولیاء و تمام امت کا ذکر آ گیا مگر حضور ﷺ کے طفیل۔

تفسیر ضیاء القرآن میں پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اسلام کو مٹانے کے لئے کفر کے سارے حربے ناکام ہو چکے تھے۔ مکہ کے بے بس مسلمانوں پر انہوں نے مظالم کے پہاڑ توڑے لیکن ان کے جذبہ ایمان کو کم نہ کر سکے۔ انہوں نے اپنا وطن' گھربار' اہل وعیال کو خوشی سے چھوڑنا گوارا کیا' لیکن دامن مصطفیٰ ﷺ کو مضبوطی سے پکڑے رہے۔ کفار نے بڑے کروفر اور شکوہ و طمطراق کے ساتھ مدینہ طیبہ پر بار بار یورش کی لیکن انہیں ہر بار ان مٹھی بھر اہل ایمان سے شکست کھا کر واپس آنا پڑا۔ اب انہوں نے حضور ﷺ کی ذات اقدس و اطہر پر طرح طرح کے بیجا الزامات تراشنے شروع کر دیئے تاکہ لوگ رشد و ہدایت کی اس نورانی شمع سے نفرت کرنے لگیں اور یوں اسلام کی ترقی رک جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ان امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ بتایا کہ یہ میرا حبیب اور میرا پیارا رسول وہ ہے جس کی

وصف و ثنا میں اپنی زبان قدرت سے کرتا ہوں اور میرے سارے ان گنت فرشتے اپنی نورانی اور پاکیزہ زبانوں سے اس کی جناب میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ تم چند لوگ اگر اس کی شان عالی میں ہرزہ سرائی کرتے بھی رہو تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ جس طرح تمہارے پہلے منصوبے خاک میں مل گئے اور تمہاری کوششیں ناکام ہو گئیں اسی طرح اس ناپاک مہم میں بھی تم خائب و خاسر ہو گے۔

اس آیت کریمہ کی جلالت شان کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کے لئے پہلے اس کے کلمات طیبات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ آیت کریمہ میں فعل صلوٰۃ (درود) کے تین فاعل ہیں۔ اللہ تعالیٰ، فرشتے، اہل اسلام۔ جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب کریم ﷺ کی تعریف و ثنا کرتا ہے۔ فہی منه عزوجل ثناء عليه عندالملائكته و تعظيمه. رواه البخاری عن ابی العالیه۔ علامہ آلوسی اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ وتعظيمه تعالى اياه فى الدنيا باعلاء ذكره واظهار دينه و ابقاء العمل بشريعته و فى الاخرة بتشفيعه فى امته واجزال اجره و متوبته وابداء فضله للاولين و الاخرين بالمقام المحمود و تقديمه على كافته المقربين بالشهود "اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کا یہ مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب (ﷺ) کے ذکر کو بلند کر کے، اس کے دین کو غلبہ دے کر اور اس کی شریعت پر عمل برقرار رکھ کر اس دنیا میں حضور ﷺ کی عزت و شان بڑھاتا ہے اور روز محشر امت کے لئے محبوب کریم ﷺ کی شفاعت قبول فرما کر اور محبوب کریم ﷺ کو بہترین اجر و ثواب عطا کر کے اور مقام محمود پر فائز کرنے کے بعد اولین اور آخرین کے لئے حضور ﷺ کی بزرگی کو نمایاں کر کے اور تمام مقربین پر حضور ﷺ کو سبقت بخش کر حضور ﷺ کی شان کو آشکارا فرماتا ہے"۔

جب اس کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰۃ کا معنی دعا ہے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے رسول ﷺ کے درجات کی بلندی اور مقامات کی رفعت کے لئے دست بدعا ہیں۔ اس جملہ میں ان اللہ وملائكه الخ میں اگر آپ غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ جملہ اسمیہ ہے لیکن اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے۔ تو یہاں دونوں جملے جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اس میں راز یہ ہے کہ جملہ اسمیہ استمرار و دوام پر دلالت کرتا ہے اور فعلیہ تجدد و حدوث کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر دم، ہر گھڑی اپنے نبی مکرم ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور آپ ﷺ کی شان بیان فرماتا ہے۔ اسی طرح اس کے فرشتے بھی اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ عراقی نے کیا خوب لکھا ہے۔

ثنائے زلف و رخسار تو اے ماہ
ملائک ورد صبح و شام کردند

جب اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندے پر ہمیشہ اپنی برکتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے اس کی ثناء گستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور اس کی رفعت شان کے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں، تو اے اہل

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

ایمان تم بھی میرے محبوب کی رفعت شان کے لئے دعا مانگا کرو۔ علامہ ابن منظور ''صلوٰۃ'' کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب مومن بارگاہ الٰہی میں عرض کرتا ہے۔ اللھم صلی علی سیدنا محمد فمعنا عظمه فی الدنیا باعلاء ذکره واظهار دعوته وابقاء شریعته و فی الاخرة بتشفیعه فی امته و تضعیف اجره و مثوبته یعنی اے اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کے ذکر کو بلند فرما۔ اس کے دین کو غلبہ دے اور اس کی شریعت کو باقی رکھ کر اس دنیا میں ان کی شان بلند فرما اور روز محشر ان کی شفاعت قبول فرما۔ اجر و ثواب کو کئی گناہ کر دے۔

اگر چہ صلوٰۃ بھیجنے کا ہمیں حکم دیا جا رہا ہے۔ لیکن ہم نہ شان رسالت کو کما حقہ جانتے ہیں اور نہ اس کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے اعتراف عجز کرتے ہوئے ہم عرض کرتے ہیں۔ اللھم صلی
الـخ یعنی مولا کریم تو ہی اپنے محبوب ﷺ کی شان کو اور قدر و منزلت کو صحیح طور پر جانتا ہے۔ اس لئے تو ہی ہماری طرف سے اپنے محبوب پر درود بھیج جو اس کی شان کے شایان شان ہے۔ وقیل المعنی لما امرنا الله تعالیٰ سبحانه بالصلوة علیه ولم نبلغ قدر الواجب من ذلك احلنا علی الله وقلنا اللهم صل علی محمد لانك اعلم بما یلیق به (لسان العرب)۔

اس آیت میں ہمیں بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور احادیث کثیرہ صحیحہ میں بھی درود شریف کی شان بیان فرمائی گئی ہے۔

تفسیر مظہری میں علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ اے ایمان والو تم (بھی) ان پر درود پڑھو اور خوب سلام بھیجو۔ یعنی تم بھی رسول اللہ ﷺ کے لئے دعا کرو اور آپ ﷺ کے لئے اللہ سے رحمت نازل کرنے کی درخواست کرو اور ان کو سلام کا تحفہ دو اور کہو السلام و علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته۔ آیت دلالت کر رہی ہے کہ صلوٰۃ و سلام بھیجنا مسلمانوں پر واجب ہے خواہ عمر میں ایک ہی بار ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک کا بھی قول ہے۔ طحاوی نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ ابن ہمام نے کہا امر کا مقتضیٰ، قطعی عمر بھر میں ایک بار (تعمیل) ہے کیونکہ امر تکرار کو نہیں چاہتا اور ہم اسی کے قائل ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ ہر نماز کے آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہم کا بھی قول ہے۔

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ میں ہے کہ آخری تشہد میں درود پڑھنا، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک فرض ہے اور مشہور ترین روایت میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول آیا ہے کہ درود کو ترک کرنے سے نماز نہیں ہوتی ابن جوزی نے لکھا ہے کہ تشہد کے بعد قعدہ اخیرہ میں درود پڑھنا امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرض ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت ہے۔

بعض علماء کا یہ بھی خیال ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر آئے درود پڑھنا واجب ہے۔ کرخی

نے لکھا ہے جو علماء نماز میں درود پڑھنے کو واجب کہتے ہیں وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایات سے بطریق دار قطنی ابن جوزی نے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نبی ﷺ پر درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی عبدالمہیمن ہے دار قطنی نے کہا عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد قوی نہیں ہے۔ ابن حبان نے کہا اس کی حدیث سے استدلال نہ کیا جائے۔

علماء نے کہا عبدالمہیمن کی حدیث صحت سے زیادہ قریب ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ علماء کی ایک جماعت نے ابی بن عباس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ایک حدیث حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت سے آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نماز پڑھی لیکن نہ مجھ پر درود پڑھا نہ میرے اہل بیت پر تو اس کی نماز مقبول نہیں۔ رواہ ابن الجوزی من طریق الا دار قطنی ابن جوزی نے کہا اس حدیث کی سند میں جابر جعفی کمزور راوی ہے۔ پھر جابر نے اس حدیث (کی روایت) میں خود اختلاف کیا ہے کبھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر پہنچ کر حدیث کی روایت کو ٹھہرا دیا یعنی موقوفاً بیان کیا ہے کبھی رسول اللہ ﷺ کا قول بتایا ہے یعنی مرفوعاً بیان کیا ہے۔

ابن ہمام نے اس کو حضرت ابن مسعود کی روایت سے بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ابن جوزی نے کہا اس کی روایت میں جابر ضعیف ہے اور روایت میں اختلاف ہے کبھی موقوفاً بیان کیا ہے کبھی مرفوعاً۔ حاکم اور بیہقی نے بروایت یحییٰ بن سباق قبیلہ بنی حارث کی وساطت سے حضرت ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو کہے۔ اللهم صلی علی محمد وعلی ال محمد وبارك علی محمد وعلی ال محمد وارحم محمدا وال محمد کما صلیت وبارکت وترحمت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انك حمید مجید۔ حافظ ابن حجر نے کہا اس حدیث کے راوی سوائے حارثی شخص کے ثقہ ہیں، حارثی قابل نظر ہے۔

ابن ہمام نے لکھا ہے حدیث لا صلوة لمن لم یصل علی کو تمام اہل حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے اور اگر اس کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے مراد کامل نماز کی نفی ہے (یعنی جس نے مجھ پر نماز کے اندر درود نہیں پڑھا اس کی نماز کامل نہیں ہوئی) یا یہ مطلب ہے کہ جس نے عمر میں ایک بار بھی درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔

حافظ ابن حجر نے کہا اس حدیث سے زیادہ قوی حضرت فضالہ بن عبید کی حدیث ہے فضالہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے سنا مگر اس نے رسول اللہ ﷺ پر درود نہیں پڑھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس نے (دعا مانگنے میں) جلدی کی پھر اس کو بلایا اور اس کو نیز دوسرے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا تم میں سے جو شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ کی حمد و ثناء کرے پھر مجھ پر درود بھیجے پھر جو کچھ چاہے دعا کرے، رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وابن خزیمہ وابن حبان والحاکم۔

ترمذی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ فضالہ نے کہا رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا اے اللہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے تو نے عجلت کی جب تو نماز پڑھے اور بیٹھ جائے تو (اول) ان صفات کے ساتھ اللہ کی حمد بیان کر جس کا وہ مستحق ہے پھر مجھ پر درود پڑھ پھر اللہ سے دعا کر۔

راوی کا بیان ہے پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے نماز پڑھنے والے اب تو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔ رواہ الترمذی ابوداؤد اور نسائی نے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔ میں کہتا ہوں نماز میں تشہد کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کے وجوب پر اس طرح بھی دلیل قائم کی جا سکتی ہے کہ آیت مذکورہ میں جس درود کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے مراد نماز کے اندر درود پڑھنا ہے جیسے آیت وربك فكبر میں تکبیر سے مراد تکبیر تحریمہ اور آیت قوموا لله قانتين میں قیام سے مراد نماز میں کھڑا ہونا اور آیہ اسجدوا واركعوا میں سجدہ اور رکوع سے مراد نماز میں سجود و رکوع اور آیت فاقرء وا ما تيسر من القران میں قرأت قرآن سے مراد نماز کے اندر قرآن پڑھنا ہے۔ کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کو بخاری نے نقل کیا ہے اسی پر دلالت کرتی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ محبوب کریم ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہے مگر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا اللهم صلى على محمد الخ یعنی تشہد میں سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے تشہد میں السلام عليك ايها النبی ورحمته الله وبركاته پڑھا ہی جاتا ہے مگر درود اس وقت کس طرح پڑھیں۔ اس سوال کا جواب میں (نماز کے اندر) درود پڑھنے کا طریقہ حضور ﷺ نے بتا دیا کہ اللهم صلى على محمد الخ پڑھا کرو۔ امت اسلامیہ نے بالاتفاق اس حدیث کو تسلیم کیا ہے اور بلا اختلاف تشہد کے بعد درود پڑھنے کی صراحت کی ہے۔ البتہ واجب اور سنت ہونے میں اختلاف ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس درود کا حکم آیت مذکورہ میں دیا گیا اس سے مراد تشہد کے بعد نماز کے اندر درود پڑھنا ہے اور امر کا تقاضا وجوب ہے اس لئے نماز میں تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب قرار پایا۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا نام آئے درود پڑھنا واجب ہے۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو کہ اس پر رمضان آکر گزر بھی جائے اور اس کی مغفرت نہ ہو اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس کے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک اس کی زندگی میں بوڑھے ہو جائیں اور اس شخص کی جنت میں داخلہ کا ذریعہ نہ بنیں (یعنی بیٹا بوڑھے ماں باپ کی خدمت نہ کرے اس لئے وہ ناراض رہیں اور یہ شخص جنت سے محروم ہو جائے) رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر

کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور دوزخ میں چلا جائے اللہ اس کو دور رکھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے (اور انہوں نے کہا) جس شخص کے سامنے آپ ﷺ کا تذکرہ ہوا اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ پڑھے اور (اس وجہ سے) دوزخ میں داخل ہو جائے پس اللہ اس کو دور رکھے' یہ دونوں حدیثیں طبرانی نے نقل کی ہیں۔

ابن سنی نے حضرت جابر کی مرفوع حدیث ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا وہ بدنصیب ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے وہ بخیل ہے' رواہ الترمذی۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کی ہے۔

طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت اس طرح بیان کی ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ آیا اور اس سے مجھ پر درود پڑھنا چھوٹ گیا اس سے جنت کا راستہ چھوٹ گیا۔ نسائی نے صحیح سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا (یا دس بار رحمت نازل فرمائے گا)۔

فصل:۔ <u>رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کی فضیلت و کیفیت</u>

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میری ملاقات حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کیا (حدیث کا) ایک تحفہ میں تم کو پیش کروں جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے خود سنی ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور وہ تحفہ مجھے عنایت فرمایئے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو سلام کرنا تو ہمیں اللہ نے بتا دیا ہے لیکن آپ ﷺ (اور آپ ﷺ کے اہل بیت) پر ہم درود کس طرح پڑھیں؟ فرمایا کہو۔ **اللھم صلی علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید ، اللھم بارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید ،** (متفق علیہ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ایک بار مجھ پر درود پڑھے گا اللہ دس بار اس پر رحمت نازل فرمائے گا (رواہ مسلم)۔ حضرت انس راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور دس خطائیں ساقط کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔ (رواہ البخاری واحمد فی الادب والنسائی والحاکم۔ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مجھ سے

سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا (رواہ الترمذی)۔۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے زمین پر گھومتے پھرتے ہیں۔ وہ مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔(رواہ النسائی والدارمی)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں جو کوئی (جب بھی) مجھ پر سلام پڑھے گا اللہ میری روح مجھے لوٹا دے گا کہ میں سلام کا جواب دوں گا' (رواہ ابوداؤد)۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے خود سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ (کہ وہاں نماز نہ پڑھو) اور نہ میری قبر کو میلہ بنانا' اور مجھ پر درود پڑھنا تمہارا درود مجھے پہنچے گا' تم جہاں بھی ہو۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اس وقت محبوب کائنات ﷺ کے چہرہ پر شگفتگی تھی۔فرمایا مجھ سے جبرئیل نے آ کر کہا کہ آپ ﷺ کا رب فرماتا ہے محمد ﷺ کیا آپ اس بات پر خوش نہ ہوں گے کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی آپ پر درود پڑھے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور تمہاری امت میں سے جو کوئی آپ پر سلام پڑھے گا میں دس بار اس پر سلامتی نازل کروں گا (رواہ النسائی والدارمی)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کو یہ بات (پسند اور) مسرور کرنے والی ہو کہ جب وہ ہم گھر والوں کے لئے دعا کرے تو اس کو بھرپور پیمانہ سے (بدلہ) دیا جائے تو اس کو اس طرح کہنا چاہئے اللھم صلي على محمد ن النبی الامی وازواجه امهات المومنين و ذریته اهل بیته کما صلیت علی ابراهیم انك حمید مجید (رواہ ابوداؤد)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو شخص نبی ﷺ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں اس پر نازل کریں گے (رواہ احمد)۔حضرت رویفع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا۔جس نے مجھ پر درود پڑھا اور کہا اللھم انزله المقعد المقرب عندك یوم القیمته وجبت له شفاعتی اے اللہ قیامت کے دن محمد ﷺ کو اپنا مقام قرب عنایت کر اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگئی (رواہ احمد)۔حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ایک روز رحمت کائنات ﷺ (گھر سے) برآمد ہوئے اور ایک گلستان کے اندر پہنچے وہاں پہنچ کر آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوگیا کہ کہیں محبوب کریم ﷺ کی وفات نہ ہوگئی ہو۔میں دیکھنے کے لئے (قریب) گیا۔آپ ﷺ نے سر اٹھا کر فرمایا کیا بات ہے میں نے اپنا اندیشہ بیان کر دیا' فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے (آکر) مجھ سے کہا تھا کہ کیا میں آپ ﷺ کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں کہ اللہ نے آپ ﷺ کے (اعزاز اور آپ ﷺ کو خوش کرنے کے) لئے فرمایا ہے کہ جو شخص آپ ﷺ پر درود پڑھے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ ﷺ پر سلام پڑھے گا میں اس کو سلامتی عطا

کروں گا (رواہ احمد)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے فرمایا۔ دعا آسمان و زمین کے درمیان روک لی جاتی ہے جب تک تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھو دعا کا کوئی حصہ اوپر نہیں چڑھنے پاتا (رواہ الترمذی)۔ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کا بیان نقل کیا کہ انہوں نے محبوب کریم ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص مجھ پر جتنا درود پڑھتا ہے فرشتے اتنی ہی اس پر رحمتیں نازل کرتے ہیں اب بندہ کو اختیار ہے کہ درود پڑھے کم یا زیادہ (رواہ البغوی)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اس کے لئے ایک قیراط (ثواب) لکھ دیا جاتا ہے اور ایک قیراط کوہ احد کے برابر ہوتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح اور شام دس دس مرتبہ درود پڑھے گا اس کو میری شفاعت مل جائے گی (رواہ طبرانی فی الکبیر)۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا ایک آدمی نے آکر سلام کیا حضور ﷺ نے اس کو سلام کا جواب دیا اور کشادہ روئی کے ساتھ اس کو اپنے پہلو میں بٹھا لیا جب وہ شخص اپنا کام پورا کر کے اٹھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو بکر روزانہ اس شخص کا عمل باشندگان زمین کے (سارے) اعمال کے برابر اٹھایا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا ایسا کیوں ہے؟ فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو یہ شخص دس بار مجھ پر درود پڑھتا ہے اور اس کا یہ درود ایسا ہوتا ہے جیسے ساری مخلوق کا درود میں نے عرض کیا وہ کیا درود ہے فرمایا وہ کہتا ہے۔

اللهم صلى على محمد ن النبى عدد من صلى من خلقك وصلى على محمد كما ينبغى لنا ان نصلى عليه وصل على محمد ن النبى كما امرتنا ان نصلى عليه ۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے جتنا پانی آگ کو (بجھاتا ہے) اور رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھنا گردنیں (یعنی بردے) آزاد کرنے سے بھی افضل ہے اور رسول اللہ ﷺ کی محبت (راہ خدا میں اپنا) خزانہ دینے سے بھی افضل ہے یا فرمایا' راہ خدا میں شمشیر زنی سے بھی افضل ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا ایک دن حضور ﷺ قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ حضور ﷺ کے ساتھ کوئی اور آدمی نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی سے بھرا ہوا لوٹا لیا اور پیچھے چل دیئے۔ جب آپ باہر آئے تو محبوب کریم ﷺ کو ایک وادی میں سر بسجود پایا اور چپکے سے ایک طرف ہٹ کر پیچھے بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ نے سجدہ سے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تو نے بہت اچھا کیا کہ جب مجھے سر بسجود دیکھا تو ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گیا۔ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے آکر یہ بتایا کہ جو امتی آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا اور اس کے دس درجے بلند کردے گا۔

عن عبداللہ بن ابی طلحتہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاء فات یوم والسرور بری فی اجھہ وقالو یارسول اللہ انا لنری السرور فی وجھک وقال انہ اتالی الملک فقال یا محمد اما برضیک ان ربک عزوجل یقول انہ لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد من امتک الاسلمت علیہ عشرا قلت بلی ''ایک دن حضور سرورِ کائنات ﷺ تشریف لائے۔ رخِ انور پر خوشی اور مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آج تو چہرہ مبارک خوشی سے تاباں ہے۔ فرمایا' میرے پاس فرشتہ آیا ہے اور اس نے آ کر کہا کہ اے سراپا حسن و خوبی! کیا آپ ﷺ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ ﷺ کے رب نے فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کا جو امتی آپ ﷺ پر ایک بار درود پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا اور آپ ﷺ کا جو امتی آپ ﷺ پر ایک بار سلام پڑھے گا' اللہ تعالیٰ دس بار اس پر سلام بھیجے گا۔ میں نے جواب دیا ہے کہ میں اپنے مولا کریم کی اس نوازش پر از حد خوش ہوں''۔

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ذکرت عندہ فلیصل علی ومن صلی علی موۃ واحدۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ عشرا ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ مجھ پر درود پڑھے اور جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا''۔

عن عبداللہ بن علی بن الحسن عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال البخیل من ذکرت عند ثم لم یصل علی ''حضرت عبداللہ حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہما کے فرزند اپنے والد بزرگوار سے انہوں نے اپنے والد گرامی سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے''۔

عن طفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا ذھب ثلثاء اللیل قام و قال یاایھا الناس اذکرو اللہ اذکرو اللہ۔ جاء تک الراجفتہ' تشبعا الرادفتہ۔ جاء الموت بما فیہ جاء الموت بما فیہ قال ابی قلت یارسول اللہ انی اکثر الصلوۃ علیک فکم اجعل تک من صلاتی قال ماشئت قلت الربع قال ماشعت وان زدت فھو خیرتک قلت فالنصف قال ماشئت وان زبت لھو خیرلک قلت فالثلثین قال ماشعت وان ذدت فھو خیرتک قلت اجعل لک صلاتی کلھا قال اذا تکفی ھمک ویغفرلک ذنبک ''ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے لڑکے طفیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب رات کے دو حصے گزر جاتے تو حضور ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور

فرماتے' اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ تھرادینے والی آ گئی۔ اس کے پیچھے اور آنے والی ہے۔ موت اپنی تلخیوں کے ساتھ آ پہنچی۔ موت اپنی تلخیوں کے ساتھ آ پہنچی۔

آیت طیبہ اور ان احادیث مبارکہ سے درود شریف کی برکتیں اور فضیلتیں معلوم ہو گئیں۔ ایسا کم فہم اور نادان کون ہوگا۔ جو رحمتوں کے اس خزانے سے اپنی جھولی بھرنے کی کوشش نہ کرے۔ لیکن بعض اوقات اور بعض مقامات ایسے ہیں جہاں درود شریف پڑھنے کی زیادہ فضیلت ہے اور وہاں پڑھنے کی خصوصی تاکید کی گئی ہے۔ ان میں سے بھی چند اہم مقامات اور اوقات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ہر محفل اور مجلس میں درود شریف پڑھنے کی ہدایت

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ عن البنی صلی اللہ علیہ وسلم ماجلس قوم مجلسا ولما یزکرو اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیھم الا کان علیھم ترۃ یوم القیامتہ وان شاء عذبھم وان شاء غفرلھم ۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ اس کے نبی ﷺ پر درود پڑھتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے وبال ہوگی' چاہے تو اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے چاہے تو ان کو بخشش دے"۔

ہر محفل کے اختتام کے وقت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب لوگ بیٹھتے ہیں اور پھر کھڑے ہوتے ہیں اور محبوب کریم ﷺ پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے باعث حسرت ہوگی اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی جائیں تو ثواب سے محرومی کے باعث انہیں ندامت ہوگی۔

اذان کے وقت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن کو تم اذان دیتے ہوئے سنو تو وہی جملے دہراؤ جو وہ کہہ رہا ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے۔ انا سمعتم المؤذن فتولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلی اللہ علیہ بھا عشرا الخ۔

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت

حضرت عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہما اپنی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما اپنی دادی صاحبہ حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم ثم قال اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك وانا خرج صلی علی محمد وسلم ثم قال اللھم

اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك۔

دعا کرتے وقت

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دعا میں جب تک درود پاک نہ پڑھا جائے وہ قبول نہیں ہوتی۔اور زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔

نماز کے بعد دعا سے پہلے

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔محبوب کریم ﷺ' حضرت صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے۔جب میں نماز سے فارغ ہوکر بیٹھا تو پہلے میں نے اللہ تعالیٰ کی ثنا کی' پھر میں نے درود پاک پڑھا پھر اپنے لئے دعا مانگنے لگا' تو حضور ﷺ نے فرمایا۔اب مانگ! تجھے دیا جائے گا۔

عن عبدالله قال كنت اصلى و النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ابوبكر و عمر معه فلما جلست هداء بالثناء على الله تعالىٰ ثم بالصلوة على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثم دعوت لنفسى فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سل تعطه امام ترمذی اپنی سنن میں نقل کرتے ہیں۔

بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد اذدخل رجل فصلى فقال اللهم اغرلى وارحمنى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجلت ايهاالمصلى انا صليت افقعلت فاحمد الله بما هواهله وصل على ثم ا دعه قال ثم صلى رجل اخر بعد ذلك لحمد الله وصلى على النبى صلى الله عليه وسلم فقال له النبى صلى الله عليه وسلم ايها المصلى ادع تجب "ایک روز حضور ﷺ تشریف فرما تھے۔ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی یا اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما۔حضور ﷺ نے ارشادفرمایا۔اے نمازی تو نے بڑی جلد بازی سے کام لیا ہے۔جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھو'اللہ کی حمد وثنا کرواور مجھ پر درود پڑھو' پھر دعا مانگو۔پھر دوسرا آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد وثنا کی پھر حضور ﷺ پر درود پڑھا۔حضور ﷺ نے فرمایا۔اے نمازی اب دعا مانگ قبول ہوگی"(ترمذی ابوداؤد)۔اس سے ثابت ہوا کہ ہم اہل سنت نماز کے بعد جو ذکر اور درود شریف پڑھتے ہیں۔یہ سنت ہے اور قبولیت دعا کا باعث ہے۔نیز اس سے با آواز بلند ذکر اور درود شریف پڑھنا ثابت ہوا۔

جب حضور نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک لیا جائے تو درود شریف پڑھے۔جب نام گرامی لکھے تو ساتھ درود پاک لکھے۔حضرت سفیان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خلف نے بیان کیا کہ ان کا ایک دوست حدیث کا طالب علم تھا۔وہ فوت ہوگیا۔میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سبز پوشاک پہنے خوش و خرم گھوم رہا ہے۔میں نے کہا کہ تم تو وہ میرے ہم مکتب نہیں ہو؟ اس نے کہا ہاں میں وہی ہوں۔میں نے

پوچھا یہ کیا حال بنا رکھا ہے' اس نے کہا میری یہ عادت تھی کہ جہاں محمد رسول اللہ ﷺ کا نام نامی لکھتا وہاں درود شریف بھی لکھتا۔ یہ جو کچھ تو دیکھ رہا ہے میرے رب نے مجھے اس عمل کا بدلہ دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن حکم رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا۔ پوچھا فرمایئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ آپ نے فرمایا۔ رحمنی و غفرلی وزفتنی الی الجنته کما ترف العروس و نثر علی کما ینثر علی العروس "میرے رب نے مجھ پر رحم فرمایا۔ مجھے بخش دیا' مجھے دلہن کی طرح آراستہ کر کے جنت میں بھیجا گیا اور مجھ پر جنت کے پھول نچھاور کیے گئے جس طرح دلہن پر درہم و دینار نچھاور کیے جاتے ہیں' میں نے اس عزت افزائی کی وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ اپنی کتاب "الرسالہ" میں حضور ﷺ پر میں نے جو درود لکھا ہے' اس کا یہ اجر ہے۔ عبداللہ بن حکم کہتے ہیں' میں نے امام سے پوچھا۔ وہ خاص درود شریف کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ میں نے وہاں یہ درود شریف لکھا ہے وصلی اللہ علی محمد عند ما ذکرہ الفاکرون وعدد ماغفل عن ذکرہ الغافلون میں بیدار ہوا اور کتاب الرسالہ کو کھولا تو وہاں بعینہ اسی طرح درود شریف لکھا ہوا تھا"۔

صلوٰۃ وسلام کی لغوی بحث

زباں سے پڑھ دیا صلی علی صلی علی اس نے
رخ پرنور جس نے آنکھ سے دیکھا محمد ﷺ کا

انسانی گفتگو اور کلام کو اگر جسم تصور کیا جائے تو الفاظ کو اس جسم کے لباس کی حیثیت حاصل ہوگی اور معانی کو روح کا درجہ حاصل ہوگا' جس طرح خوبصورت لباس میں جسم کی ظاہری زینت اور زیبائش وابستہ ہے۔ اسی طرح خوبصورت اور عمدہ الفاظ سے گفتگو بھی مزین و آراستہ ہوتی ہے۔ روح کی قوت سے جسم کو تقویت ملتی ہے اسی طرح زوردار معنویت سے کلام میں بھی جان پڑتی ہے البتہ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ کسی زبان میں الفاظ کو وہی حیثیت حاصل ہوتی ہے جو کسی ملک یا آبادی میں مسلم اور رائج الوقت سکہ کو حاصل ہوتی ہے' جس طرح سکے استعمال ہوتے' گھستے' کھوٹے ہوتے اور متروک ہوتے رہتے ہیں اسی طرح الفاظ بھی استعمال میں آتے اور اپنی معنویت کھونے کے بعد بدل جاتے ہیں یا متروک ہو جاتے ہیں' عربی زبان میں صلوٰۃ اور سلام کے الفاظ بھی کچھ اسی قسم کے مراحل سے گزرتے رہے ہیں۔

اس وقت ہم ان الفاظ کے ان معانی اور استعمال کے مراحل سے مفصل گفتگو تو نہیں کریں گے البتہ اختصار اور جامعیت سے کام لیتے ہوئے ان کے اہم پہلوؤں اور معانی پر ہی اکتفا کریں گے لغت عرب کے رو سے لفظ صلوٰۃ (جمع صلوٰۃ) کے معنی ہیں:

رکوع اور سجدہ کرنا' دعا اور استغفار' رحمت و ہمدردی' جوڑنا اور تعلق پیدا کرنا' خیر و برکت' مشہور نحوی زجاج کا کہنا ہے کہ صلوٰۃ کے اصل معنی لزوم یا چپکنے کے ہیں صلی اور اصطلی' ابن منظور کا کہنا ہے کہ لغت عرب

میں صلوۃ کے اصل معنی ہیں تعظیم اور اسلام میں صلوۃ سے مقصود اللہ جل شانہ کی تعظیم مقصود ہوتی ہے صلوۃ کے ایک معنی مصلی یعنی جائے نماز یا جماعت گاہ کے بھی ہیں' قرآن کریم میں صلوات (سورۃ الحج آیت ۴۰) سے یہی مراد ہے' مشہور لغت داں الازہری کا قول ہے صلوۃ سے مراد اللہ کے عائد کردہ فریضہ کو لازم پکڑنا ہے اور نماز تو ان بڑے فرائض میں سے ہے جسے لازم پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے' ابن الاعرابی کہتے ہیں کہ صلوۃ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو تو رحمت ہے۔ صلوۃ کا تعلق مخلوق یعنی فرشتے' جن اور انسان سے ہو تو قیام' رکوع' سجدہ' دعا اور تسبیح مراد ہوتی ہے اسی طرح چرند پرند کی صلوۃ سے مراد بھی تسبیح ہے' صلوۃ اللہ علی رسولہ یعنی اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول پر صلوۃ بھیجنے سے مراد ہے رحمتہ لہ و حسن ثناء علیہ یعنی اس کے لئے اپنی رحمت کا دروازہ کھولنا اور ان کی ذات کے لئے حسن ثناء بیان کرنا۔

صلوۃ معنی خیر و برکت کی دعا اس کی تائید میں محبوب کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ انا دعی احدکم الی طعام فلیجب فان کان مفطرا فلیطعم و ان کان صائما فلیصل ای فلیدع لاربـاب الطعام بالبرکته و الخیر یعنی جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے یہ دعوت قبول کرنا چاہئے۔ چنانچہ اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانے میں شامل ہو اور اگر روزہ دار ہو تو کھانے کی دعوت دینے والوں کے لئے خیر و برکت کی دعا کرے' ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میرے والد نے اپنے مال میں سے صدقہ نکالا جو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ اس موقع پر رحمت کائنات ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دعا صادر ہوئی کہ اللھم صلی علی آل ابی اوفی' مشہور لغت داں الازہری نے کہا ہے کہ اس فرمان نبوی میں صلی ارحم کے معنی میں ہے اور دعا کے معنی یہ ہوں گے کہ اے اللہ! تو ابی اوفی کی آل و اولاد پر رحمت نازل فرما۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ہدایت میں بھی یصلـون بترحمون کے معنی میں ایا ہے ارشاد ربانی ہے' ان اللہ و ملائکته یصلون علی النبی یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں۔ مشہور امام لغت ابو بکر ابن درید سے بھی یہی منقول ہے۔ چنانچہ ان کے نزدیک التحیات للہ والصلوۃ یعنی تحفے اور رحمتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں' میں بھی صلوۃ دراصل رحمتوں کے معنی میں ہے۔ ابن درید اور ابن منظور کے نزدیک تشہد کے ساتھ جو درود پڑھے جاتے ہیں ان کا مفہوم بھی رحمت و برکت ہے' تحیات کے ساتھ صلوۃ سے مراد وہ دعا ہے جس کے ذریعہ اللہ کے لئے وہ تعظیم و تقدیس بیان کی جاتی ہے جس کا صرف وہی مستحق ہے۔ غریب الحدیث کے مشہور امام نے بیان فرمایا ہے کہ صلوۃ اگر تعظیم و تکریم کے معنی میں ہو تو یہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مختص ہے اور صلوۃ جس کے معنی دعا دینا یا برکت دینا ہے وہ غیر اللہ کے لئے مختص ہے۔ ارشاد ربانی ہے ھـو الـذی یصلی علیکم و ملائکته میں یصلی کی نسبت اگر اللہ کی طرف ہو تو یرحم (وہ رحم کرتا ہے) مراد ہو گا اور اگر یہ فرشتوں کی طرف منسوب ہو تو (یدعون) وہ دعا کرتے ہیں مراد ہو گا اور مطلب یہ ہو گا اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو تم مسلمان مردوں اور عورتوں پر رحم فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لئے دعا کرتے

ہیں۔ارشادربانی وصلوات الصوات الرسول میں بھی صلوت سے مراددعائیں ہیں جوآپ ﷺ اپنی امت کے لئے فرماتے ہیں۔ارشادربانی ہے اولئك علیهم صلوات من ربهم و رحمت (انہی پرتیرے رب کی طرف سے ثناءاوررحمت ہے) میں صلوات بمعنی ثناءاورستائش ہے۔اصل لغت نے علیهم صلی علی محمد (اے اللہ! تو محمد ﷺ پر رحمت بھیج) میں صل کے معنی یہ لکھے ہیں کہ اللهم صلی انت علی محمد لانك اعلم بما یلیق به اے اللہ تعالیٰ! تو محمد ﷺ پر تو ہی رحمت بھیج کیونکہ صرف تو ہی بہتر جانتا ہے کہ کونسی صلوۃ ان کی شایان شان ہے۔لیکن ابن منظور نے لکھا ہے کہ الصحیح ان هذه الصلوة بمعنی الدعاء خابته یعنی صحیح یہ ہے کہ یہاں لفظ صلوۃ دعاء کے معنی میں ہے جوآنحضرت ﷺ کے لئے خاص ہے۔

اوپر کی لفظ بحث سے واضح ہوا کہ لفظ صلوۃ عربی زبان میں متعدد معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔اس لفظ کے وہ معنی جو حضور ﷺ کے لئے خاص ہیں ان میں لفظ صلوۃ اوراس کے مشتق الفاظ اگراللہ تعالیٰ کی نسبت سے وارد ہوں تو اپنے محبوب ﷺ پر رحمت نازل فرمانا اورآپ ﷺ کے لئے بہترین ثناء اور ستائش کرنا مراد ہے اور فرشتوں اور افراد امت کے لئے اگر یہی صلوۃ مطلوب ہے تو اس سے مراد آپ ﷺ پر نزول رحمت کی دعاء ہوگی مگر اس تخصیص کے ساتھ کہ اپنے رسول حبیب ﷺ پر جو نزول رحمت شایان شان ہے اسے صرف وہی جانتا ہے' ہم اس کی حدود وقیود سے آگاہ نہیں ہیں۔

صلوۃ کی طرح سلام بھی عربی زبان میں کثیرالمعنی لفظ ہے اور متعدد نسبتوں سے اس کے معنی بھی مختلف ہوجاتے ہیں۔کتب لغت میں السلام کے معنی ہیں برائت یعنی گناہ سے محفوظ رہنا بے گناہ ہونا' عافیت یعنی تحفظ وصیانت میں ہونا' امن یعنی سلامتی' تحیہ یعنی ہدیہ وسلام بجالانا' صلح یعنی جنگ بندی' پختہ بات یعنی قول سدید' خیراور بھلائی' نقص وعیب سے پاک ہونا' بقاء یعنی بچ جانا باقی رہنا' دوام یعنی ہمیشگی' نجات یعنی بچ نکلنا' السلام اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے بھی ہے۔

قرآن کریم اور حدیث نبوی ﷺ میں لفظ اسلام ان مذکورہ معانی میں استعمال ہوا ہے۔جس طرح صلوۃ اگرامت کی طرف سے آنحضور ﷺ کے لئے ہو تو آپ ﷺ پر نزول رحمت کی دعا مراد ہوتی ہے' اسی طرح امت کی طرف سے اگرسلام آپ ﷺ کے لئے ہو تو ہدیہ سلام اور امن وسلامتی کی دعا مراد ہوگی' یوں لگتا ہے کہ صلوۃ وسلام اگرایک ساتھ واو عاطفہ کے ذریعہ مذکور ہوں تو اس سے سلامتی اور رحمت کا نزول ہی مقصود ہوگا۔مثال کے طور پر زمخشری نے سورۃ احزاب کی آیت ۵۶ کی تفسیر کے ضمن میں صلوا علیه وسلموا کا مقصود بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ قولوا الصلوة علی الرسول و السلام یعنی یہ کہو کہ رسول پر صلوۃ ہو اور سلام ومعناہ بائن بمترجم علیہ اللہ واسلم یعنی اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ کی آپ ﷺ پر رحمت ہو اور سلامتی ہو۔سورۃ بقرہ کی آیت ۱۵۷ اولئك علیهم صلوات من ربهم و رحمته یعنی وہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوۃ اور رحمت ہوتی ہے کی تشریح کے ضمن میں زمخشری نے

صلوۃ کے معنی شفقت و مہربانی (التحواد التعطف) بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ یہاں صلوۃ کی رافت کی جگہ رکھا گیا ہے اور پھر اسے رحمت کے ساتھ اکٹھا کر دیا گیا ہے کیونکہ قرآن کریم میں رافت اور رحمت' اسی طرح رؤف ورحیم بھی ایک ساتھ وارد ہوتے ہیں۔ اس تکرار واجتماع سے مفہوم یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان پر رافت کے بعد رافت ہوتی چلی جائے اور بہت بہت رحمت ہو (لمعنی علیهم رافته بعد رافته و رحمته ای رحمته) سورۃ احزاب کی آیت ۴۳ کے ضمن میں زمخشری نے سوال و جواب کا انداز اختیار کرتے ہوئے بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ (هو الذی یصلی علیکم) ومعنی صلاتهم قلت: هی قوله اللهم صلی علی المومنین' جعلوا الکونم مستجابی الدعوة کانهم فاعلون الرحمته و الرافته (اللہ وہ ذات ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے) اگر آپ یصلی کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ وہ رحمت ورافت کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا کیا کرے گا کہ (اور اس کے فرشتے بھی) تو ان فرشتوں کی صلوۃ کے کیا معنی ہیں؟ میں جواب میں کہوں گا کہ یہ حضور ﷺ کی اس دعا کی طرف اشارہ ہے کہ اے اللہ تو مومنوں پر رحم فرما کیونکہ فرشتے مستجاب الدعاء ہیں اس لحاظ سے انہیں بھی رحمت و رافت کرنے والا ہی قرار دے دیا گیا ہے۔

زمخشری نے صلوۃ وسلام کی لغوی بحث کے ضمن میں یہ مسئلہ بھی اٹھایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر صلوۃ وسلام واجب ہے یا مستحب ہے؟ زمحشری کی رائے میں یہ واجب ہے ائمہ وفقہاء کے اختلاف رائے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ بعض علماء کے نزدیک آپ ﷺ پر صلوۃ وسلام بھیجنا واجب ہے جب بھی آپ ﷺ کا ذکر آئے۔ ایک ہی مجلس میں بار بار ذکر آئے تو تب بھی ہر بار صلوۃ وسلام واجب ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ شرط نماز ہے۔ اس کی دلیل وہ حدیث نبوی ﷺ ہے جو سورۃ الحزاب کی آیت ۵۶ میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مفہوم کی وضاحت کے ضمن مین مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب ان الله وملائکته یصلون علی النبی یاایهاالذین امنو صلوا علیه وسلما تسلیما کا مطلب پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ علم مخفی (العلم المکنون) کی بات ہے۔ اگر تم مجھ سے نہ پوچھتے تو میں یہ تمہیں نہ بتاتا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دو فرشتے مقرر فرما دیئے ہیں جب بھی کسی مسلمان کے سامنے میرا تذکرہ ہوتا ہے اور وہ مجھ پر صلوۃ وسلام بھیجتا ہے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں۔ غفر الله لك ''اللہ تعالیٰ نے تیری بخشش فرمادی'' تو اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے کہتے ہیں آمین۔ لیکن اگر کوئی مسلمان میرا ذکر سن کر صلوۃ وسلام نہ بھیجے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں لا غفر الله لك ''اللہ نے تیری بخشش نہیں فرمائی'' تو اس کے جواب میں اللہ رب العزت اور مقرب فرشتوں کی طرف سے آمین کہا جاتا ہے۔

علامہ آلوسی نے سورۃ الحزاب کی آیت ۵۶ کی تفسیر کے ضمن میں لغوی بحث کے علاوہ بے شمار پہلوؤں پر مفصل گفتگو کی ہے اور دلچسپ نکات پیدا کئے ہیں ان میں سے یہ نکتہ لغت اور غور کے لحاظ سے بہت اہم اور

قابل توجہ ہے کہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی دراصل اس بے مثال و بے نظیر عظمت وعلو شان کی مظہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔اس جملہ کا آغاز وافتتاح جملہ اسمیہ کی شکل میں ہے جو دوام واستمرار پر دلالت کرتا ہے۔مگر اس جملے کا اختتامی حصہ جملہ فعلیہ کی صورت میں وارد ہوا ہے جو وقتاً فوقتاً تجدید اور حدیث پر دلالت کرتا ہے۔تو گویا اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتوں کی طرف سے جو نبی ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجا جاتا ہے وہ بیک وقت دوام واستمرار اور تجدد وحدوث پر دلالت کرتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس تعظیم وتکریم اور عظمت وشرف عطا ہونے کی علت اور سبب کیا ہے؟ تو اس کا اظہار لفظ ''النبی'' کو معرف باللہ لانے سے ہوتا ہے' جو آپ ﷺ کی خصوصی شان اور منفرد مقام پر دلالت کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے یصلون علی محمدصلی اللہ علیہ والہ سلم نہیں فرمایا بلکہ عظمت و احترام کے مدنظر ''النبی'' فرمایا ہے۔اسم پاک کی جگہ ''النبی'' لانے میں جو لطیف معنویت اور اپنائیت کا احساس سامنے آتا ہے اسے صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے عظمت محمدی ﷺ کا ادراک بخشا ہے اور بلند ذوق سے نوازا ہے۔دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کے اکثر وبیشتر اسمائے گرامی ہی ذکر فرمائے گئے مگر یہاں پر آپ ﷺ کو بطور ''النبی'' ذکر فرما کر اس عظمت شان اور بلند منزلت کا احساس دلایا گیا ہے جو رسالت محمدی ﷺ کے خصائص میں سے ہے' کیا یہ خاص نبی سب کو معلوم ہے اور معلوم ہونا چاہئے اور بھی وہ خاص نبی ہے جسے یہ شرف حاصل ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہیں۔

یہاں پر ''اللہ'' کے بعد الملائکہ (فرشتے) کہنے کے بجائے ملائکتہ (اس کے فرشتے) فرمایا گیا ہے یہ ترکیب بھی تعظیم وتکریم کو ظاہر کرتی ہے' گویا اس سے اللہ کے وہ خاص فرشتے مراد ہیں جنہیں مقربین ہونے کا شرف حاصل ہے ملائکہ کا اللہ کی طرف مضاف ہوا وران کے لئے باعث شرف وعظمت ہے اور ان صاحب شرف وعظمت ملائکہ سے صلوٰۃ جس ہستی کے لئے ہے اس کی عظمت ومقام بلند کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔اضافت سے جہاں تخصیص ظاہر ہوتی ہے وہاں کثرت پر بلکہ تمام ملائکہ پر بھی دلالت کرتی ہے۔اس سے بھی صلوٰۃ کی کثرت اور دوام واستمرار کا اظہار ہوتا ہے گویا جہاں جہاں جب جب ملائکہ اللہ پائے جائیں گے وہ یہ صلوٰۃ بر محمد ﷺ کا فریضہ منصبی ادا کرتے جائیں گے۔

اس لئے ہم محبت سے پڑھتے ہیں مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام۔زندگی کی کٹھن تلخ اور پر پیچ راہوں پر چلتے ہوئے روشنیوں کی تلاش میں سرگرداں کاروان انسانی جب گناہوں کی تاریکیوں میں ڈوب جائے تو ہر دانش مند انسان اپنے آپ کو ذرہ ناچیز تصور کرنے لگ جاتا ہے۔اس میں شک نہیں کہ خلاؤں اور کبائر کی جہانگیر کالک اور ہمہ گیر سیاہی روشنی کی قدر وقیمت میں اضافہ کر دیتی ہے۔افق تا افق دیکھتے جائیے۔باہر دیکھئے اندر جھانکئے۔اوپر نظر کیجئے نیچے نگاہ ڈالئے۔عبا پوشوں کو اپنی عبائیں تار تار دکھائی دیں

گی ۔ دستار آرائی کے نشہ مستوں کو اپنی دستار کے ہر پیچ سے بے چینی کاٹے گی ۔ دولت مندوں کے سکے بچھو بن کر انہیں ڈسیں گے ۔ ضمیر روح' بدن' قلب اور قالب بے اطمینانی کی آگ میں جھلنے لگیں گے ۔ ایسے میں ایک آواز ابھرے گی اور ایک صدا کانوں سے ٹکرائے گی ۔ ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جآءوك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما ''اور اگر وہ کبھی اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے تھے تو آجاتے آپ (ﷺ) کے پاس پھر مغفرت طلب کرتے اللہ سے اور مغفرت طلب کرتا ان کے لئے رسول (ﷺ) تو ضرور پاتے اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بے حد رحم فرمانے والا''۔

وہ کون ہیں جن کی دہلیز نور پر پہنچو تو ہر سیاہی خوشبوؤں کا حلہ' رحمتوں کا جھونکا اور نور کی کرن بن جاتی ہے ۔ یہاں لوگ گناہ گار آتے ہیں اور ولایت کا تاج پہن کر جاتے ہیں ۔ ان کی توجہ پاک سے خطاؤں اور لغزشوں کے پہاڑ دھنکی ہوئی روئی بن کر اڑنے لگ جاتے ہیں ۔ ان کے کرم پر سلام ۔ ان کی خو پر درود ۔ ان کی نظر پر صدقے اور ان کی نوازشوں پر فدا ۔ ان کے سوا کون ہمارا ہے؟ ان پر سلام اور ان پر درود ۔ مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ۔

کارگاہ حیات کا نظم محبت سے ہے ۔ محبت نہ ہو تو کچھ بھی نہ ہو ۔ یہ رنگ تعمیر بھی ہے اور آہنگ معمار بھی ۔ اگر حسن میں ناز اور جمال میں بانکپن ہے تو وہ بھی اس لئے کہ کوئی چاہے اور کوئی محبت کرے گویا پھولوں کی لطافت' روشنیوں کا نور' چمنستانوں کی آرائش' آسمانوں کی پہنائی' سبزوں کی جاذبیت اور فضاؤں کی وسعت سب کچھ حسن کا جلوہ بھی ہے ۔ لیکن اصل میں محبت کا تڑپتا اظہار ہے ۔ محبت نہ ہو تو چرند نہ ہوں پرند نہ ہوں ۔ محبت نہ ہو تو زمین نہ ہو سما نہ ہو ۔ محبت نہ ہو تو مستی فضائیں نہ ہوں اور نکھرتی وادیاں نہ ہوں ۔ محبت منزل ہو تو نور ہے ۔ محبت راہ ہو تو نار ہے ۔ محبت سوچ ہو تو روشنی ہے ۔ محبت تڑپ ہو تو حرکت ہے ۔ محبت خاموش ہو تو حسن ہے ۔ محبت بولے تو نغمہ ہے ۔ کبھی گیت ہے اور کبھی سنگیت یہ کبھی رحمت ہے اور کبھی خوشبو ۔ یہ بولتی بھی ہے اور تولتی بھی ہے بڑھتی بھی ہے اور رکتی بھی ہے ۔ یہ دوڑتی بھی ہے اور ٹھہرتی بھی ہے ۔ یہ روح کا پھول بھی ہے اور ضمیر کا کانٹا بھی ۔

ماں کی ممتا اسی کی ایک کرن ہے ۔ استاد کی شفقت اسی کا ایک رخ ہے ۔ باپ کی تربیت اسی کا ایک انداز ہے ۔ عبادت ریاضت سجدے رکوع اور سعی و طواف سب اس کی بے تابیاں ہیں ۔ چونکہ سب کچھ محبت ہے اس لئے ہمارے اللہ کی بھی ایک صفت ہے ۔ ہمارے خدا کا بھی ایک حسن ہے ۔ ہمارے معبود مطلوب کی بھی ایک ادا ہے ۔ وہ حسن ہو تو باطن ہے ۔ وہ محبت ہو تو ظاہر ہے ۔ وہ محب بھی ہے اور محبوب بھی ہے ۔ وہ انس بھی ہے اور انیس بھی ہے ۔ اسی لئے اس نے اپنی محبت کے لئے اور اپنے انس کے لئے انسان بنایا ہے اور انسانوں میں بھی ایک عظیم انسان بنایا ہے ۔ پھر اس کے حسن کو یوں سجایا ہے کہ وہ رحمت بھی ہے اور نور بھی ہے ۔ محمد ﷺ بھی ہے اور احمد ﷺ بھی ہیں ۔ اس کے حسن و جمال اور خوبی و کمال کا عالم یہ ہے کہ

بنانے والا خود بھی اس پر درود پڑھتا ہے اور سلام پڑھتا ہے۔ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ، یآیھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ، "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر اے ایمان والو تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو"۔

- جب خالق درود پڑھے!
- جب مالک سلام پڑھے!
- جب مطلوب صلوٰۃ بھیجے!
- جب وہ بولے تو تم بولو!
- جب وہ بولے تو ہم بولیں!
- جب وہ بولے تو کن بولے!
- جب وہ بولے تو سب بولیں!
- عرش بولے فرش بولے!
- نور بولے نار بولے!
- باد بولے خاک بولے!
- دل بولے روح بولے!
- دل بولے روح بولے!
- اول بولے آخر بولے!
- ظاہر بولے باطن بولے!
- حیات بولے ممات بولے!
- قدسی بولیں تقدس بولے!
- جبرئیل بولے اسرائیل بولے!
- نبی بولیں رسول بولیں!
- نبی جی سلام تم پر
- نبی جی درود تم پر
- سانسیں سلام کہتی ہیں
- دھڑکنیں درود پڑھتی ہیں

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

زندگی کے سو رنگ ہیں۔یہ چمکتی ہے کبھی نیر تاباں بن کر۔کبھی مہر درخشاں ہو کر اور کبھی مہ منور کا روپ دھار کر۔یہ برستی بھی ہے کبھی باران رحمت بن کر۔کبھی ابر کرم ہو کر اور کبھی برسات کا روپ دھار کر۔یہ بہتی

بھی ہے۔ کبھی سیل رواں ہو کر۔ کبھی چشمہ صافی بن کر اور کبھی بحر مواج کی صورت ہو کر۔ یہ اڑتی بھی ہے کبھی دود ابر بن کر۔ کبھی نسیم سحر ہو کر اور کبھی مرغ چمن کا پیکر دھار کر۔ یہ رقص بھی کرتی ہے کبھی گلبن مستاں ہو کر۔ کبھی بادہ گلگوں بن کر اور کبھی حرف محبت کا لبادہ اوڑھ کر۔ یہ بولتی بھی ہے کبھی سارنگی فطرت بن کر۔ کبھی شادیانہ ذوق ہو کر اور کبھی مضراب الست کی شکل اختیار کر کے یہ روتی بھی ہے کبھی نالۂ آدم بن کر۔ کبھی گریہ یعقوب ہو کر اور کبھی ذوق اویس کا رنگ اپنا کر۔ یہ پڑھی بھی جاتی ہے کبھی انجیل مقدس بن کر' کبھی زبور داؤد ہو کر اور کبھی کتاب حق کے اوراق میں آ کر۔ یہ جھومتی بھی ہے کبھی رشک سرو ہو کر' کبھی قد شمشاد بن کر اور کبھی برق لرزاں کا شعلہ جوالہ ہو کر۔ یہ تڑپتی بھی ہے کبھی خزاں ستم رسیدہ ہو کر' کبھی مہر درد چشیدہ ہو کر اور کبھی چشم بلا گزیدہ کی جھل ہو کر۔ یہ دھتی بھی ہے کبھی تمنائے فقیراں بن کر' کبھی آرزوئے غریباں ہو کر اور کبھی عجز کامل کی مثیل ہو کر۔

- زندگی عشق ہے۔
- زندگی سوز ہے۔
- زندگی ساز ہے۔
- زندگی سیل رحمت ہے۔
- زندگی رنگ فطرت ہے۔
- زندگی نور ہے۔
- زندگی رنگ نور ہے۔
- زندگی حسن ہے۔
- زندگی انداز حسن ہے۔
- زندگی درد ہے۔
- زندگی آرزو ہے۔
- زندگی جاگتی تمنا ہے۔
- زندگی جیتا ارادہ ہے۔

زندگی جو بھی ہے زندگی جہاں بھی ہے زندگی جیسے بھی ہے زندگی کی اصل ایک ہے۔ وہ جسے اللہ کہتے ہیں وہ جسے خدا کہتے ہیں وہ جس کی صفتیں اس کا حی ہونا اور قیوم ہونا ہے۔ وہ جیتا خدا وہ زندہ اللہ وہ حی اور وہ قیوم صرف اتنا ہی نہیں کہ زندہ ہے زندگی نواز بھی ہے اور حیات آفریں بھی۔ اس زندہ خدا کا جلوۂ لازوال اور اس کے زندہ ہونے کی برھان با کمال بس ایک ہی ہے۔ وہ جس پر سب زندہ درود پڑھتے ہیں۔ وہ خود درود پڑھتا ہے۔ اس کی ذات درود پڑھتی ہے۔ اس کی صفتیں درود پڑھتی ہیں۔ زندگی درود پڑھتی ہے۔ روشنی درود پڑھتی ہے۔ رحمت درود پڑھتی ہے۔ حسن درود پڑھتا ہے۔ دن اور راتیں درود

پڑھتے ہیں۔ارض وسماء درود پڑھتے ہیں۔انس وملک درود پڑھتے ہیں۔ارادے درود پڑھتے ہیں۔نیتیں درود پڑھتی ہیں۔ جب خالق درود پڑھتا ہے تو عرش تا فرش مخلوق درود پڑھتی ہے۔ ضرور بالضرور پڑھتی ہے۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

یاایھا الذین امنوا استجیبو الله وللرسول اذدعاکم لما یحییکم ''اے ایمان والو! اللہ اور رسول (ﷺ) کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو جاؤ جب تمہیں رسول اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندہ کر دے گی''۔

اس کارگاہ حیات میں پائی جانے والی ہر چیز کی ایک شناخت ہے کوئی رنگ سے پہچانا جاتا ہے اور کوئی بو سے کوئی روشنی سے جانا جاتا ہے اور کوئی اندھیرے سے۔آگ کی دلیل دھواں ہے۔دھوپ کی شناخت چمک ہے۔پھول کا تعارف خوشبو ہے۔آسمان کا تشخص بلندی ہے۔دریا کا امتیاز روانی ہے۔زندگی کا لمس حرکت ہے۔صبح کا نشاط بادِ سحری میں ہے اور شام کا حسن رنگ شفق میں مضمر ہے۔ہر چیز کسی چیز سے پہچانی جاتی ہے۔لیکن اگر کوئی چاہے کہ ذرے تابناک ہوں خالق کی معرفت سے۔ماحول ضوفشاں ہو توحید کے عرفان سے اور ذہن میں سوال ابھرے کہ اسے جانا جائے تو کیسے؟ اسے پہچانا جائے تو کیونکر۔۔۔؟ اس تک رسائی ہو تو کس کا دامن تھام کر۔۔۔؟ شاید کائنات کی ہر چیز اس کے حسن ازل کو دیکھنے کا آئینہ ہے۔ لیکن یہ سب دلیلیں گونگی ہیں بولتی دلیل ناطق دلیل اور صفات خداوندی کی حلاوت کناں دلیل بس ایک ہی ہے۔جو دیکھیں تو نظر دلیل جو بولیں تو لب لرزاں دلیل۔جو جھکیں تو سجدہ بے تاب دلیل۔ہاتھ لہرائیں تو رحمتیں برسیں۔قدس اٹھائیں تو روشنیاں پھوٹیں۔لحظہ لحظہ دلیل لمحہ لمحہ برھان۔نظر نظر فیض' ڈگر ڈگر انقلاب' موڑ موڑ عرفان' انہیں مہتاب نہ کہئے انہیں خورشید درخشاں سے تعبیر نہ کیجئے انہیں سرِ راہ کا استعارہ بھی قرار نہ دیجئے یہ بوئے گل بھی نہیں یہ کرن ضوفگن بھی نہیں۔یہ سب تو ان کے پاؤں سے اٹھنے والی دھول بھی نہیں بن سکتے یہ محمد ﷺ ہیں یہ احمد ﷺ ہیں' یہ رسول نور ہیں اور پیغمبر رحمت ﷺ ہیں۔رنگ تجلی ان سے ہے اور فروغ انوار یہ ہیں۔

درود ان پہ سلام ان پہ
ان کے نام پہ درود ان کے کام پہ درود
ان کے اسم پہ درود ان کے جسم پہ درود
ان کے قال پہ درود ان کے حال پہ درود
خنداں درود اشکاں درود
پیچاں درود لرزاں درود
اول درود آخر درود

ظاہر درود باطن درود
شعلۂ نجم و قمر درود
متاع فکر و فن درود
توشہ ذوق نظر درود
درود ان پہ سلام ان پہ
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

یاایھاالناس قدجآءکم برھان من ربکم وانزلنآ الیکم نورا مبینا ''اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے محکم دلیل آ گئی اور ہم نے تمہاری طرف چمکتا ہوا نور اتارا''۔

شے وہ ہے جسے کائنات کے قادرومالک اللہ نے چاہا اور اس نے بنایا ہوا اور ڈھالا ہوا اور ہر وہ چیز جو بنی ہے ڈھلی ہے وہ عناصر کی ترکیب ہی سے بنی ہے ڈھلی ہے اور تخلیقات کے عناصر ترکیبی لطیف بھی ہو سکتے ہیں اور کثیف بھی ہو سکتے ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ لطافت اور کثافت کے تخلیقی امتزاج ہی سے 'حسن' ترکیب پاتا ہے لیکن بعض تخلیقات ایسی ہوتی ہیں جو جس رنگ میں ہوں' جس سمت بڑھ رہی ہوں' جس صورت میں دکھائی دے رہی ہوں اور جہاں بھی پائی جائیں وہ نور ہی نور ہوتی ہیں اس لئے کہ وہ نور سے ہوتی ہیں اور ان کی تخلیق میں نور ہی کا ارادہ کامل پایا جاتا ہے وہ چونکہ نور ازلی کا پرتو ہوتی ہیں اس لئے وہ متحرک ہوں تو حرکت نور ہوتی ہیں وہ متلون ہوں تو رنگ نور ہوتا ہے اور وہ متشخص ہوں تو شخصیت نور ہوتی ہے۔ انہیں دیکھنے کے لئے وہ آنکھیں درکار ہوتی ہے جنہیں کعبۂ عشق ہونے کا شرف حاصل ہوا ہو وہ دل درکار ہوتے ہیں جو تجلی گاہ معرفت ہوں آنکھیں خود کثیف ہوں تو ان کے وجود اطہر کی لطافت تک رسائی ممکن نہیں ہوتی اس لئے انہیں دیکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ دل دھوئے جائیں' دماغ صاف کئے جائیں' روحیں اجالی جائیں نور حق کا لباس پہنا جائے۔ روشنیوں کے ماحول پیدا کئے جائیں اول نور' آخر نور' ظاہر نور' باطن نور' پھر دیکھو انہیں جہاں چاہو' جس طرح چاہو' جس رنگ میں چاہو' جدھر چاہو' وہ نور ہوں گے' نور ہی نور ہوں گے' دہن نور' ذقن نور' نام نور' کام نور' رات نور' دن نور' بدن نور' جسد نور' مکان نور' مکین نور' بات نور' حیات نور' سیرت نور' صورت نور' خلق نور' وہ پیکر رکھتے ہیں لیکن ایسا کہ اس پر کبھی مکھی اور مکھی بھی نہیں بیٹھی وہ سنتے بھی ہیں اور دیکھتے بھی ہیں لیکن نور کے کانوں سے اور نور کی آنکھوں سے جو دیکھتی بھی ہیں نوارتی بھی ہیں' دھوتی بھی ہیں اور تقدیر بدل بھی ثابت ہوتی ہیں۔ وہ لباس بھی پہنتے ہیں لیکن جیسے جنت کی سادہ حوروں نے مل کر فردوسی ریشوں سے اسے بنا ہو وہ چلتے بھی ہیں لیکن زمین جیسے انہی کے لئے بچھی ہو اور ستارے جیسے انہی کی خاک پا سے پیدا ہوئے ہوں۔

•• مہد نور میں پلنے والے

•• پیکرِ نور کو
•• نور سلام کہتا ہے
•• روشنی سلام کہتی ہے
•• اجالے سلام کہتے ہیں
•• مہر و ماہ سلام کہتے ہیں
•• خوشبو سلام کہتی ہے
•• رنگِ حسن سلام کہتے ہیں
•• ان کے چہرہ والضحی
•• ان کی زلف اذا سجی
•• ان کی نظر ما طغی
•• ہر رنگ اور ہر ادا کو
•• نغمے سلام کہتے ہیں
•• گیت سلام کہتے ہیں
•• نثر سلام کہتی ہے
•• شعر درود پڑھتا ہے
•• سسکتی تمنائیں درود پڑھتی ہیں
•• عشقِ بے چارہ
•• لب بستہ
•• پابستہ
•• نگہہ بستہ
•• سلام کہتا ہے
•• درود پڑھتا ہے

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

قد جآءکم من اللہ نور وکتاب مبین، یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلم ویخرجھم من الظلمت الی النور باذنہ و یھدیھم الی صراط مستقیم ۔ ”جلوہ گر ہوا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب اللہ اس کے ذریعے سلامتی کی راہوں پر لاتا ہے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں اور اپنے ارادہ سے انہیں تاریکیوں سے نکالتا ہے نور کی طرف اور سیدھی راہ کی طرف انہیں ہدایت کرتا ہے“۔

وحی روشنی ہے اور الہامی رہنمائی جانِ حق اور صراطِ مستقیم ہے۔اس راہ پر چلنے والوں کو تربیت کا پہلا درس علم اور جستجو کا دیا جاتا ہے۔"علم" کو منزل سمجھنا تعلیم کو راحت جاں تصور کرنا سیکھنے کو دولت دل کا درجہ دینا جستجو کو نسیم راحت فزا کا جھونکا جاننا متلاشیان حق و حقیقت کا منشور حیات ہوتا ہے۔یہ دیوانگان عشق جہالت کے دشمن ہوتے ہیں۔ان کی زندگی کا لمحہ لمحہ اور لحظہ لحظہ نور علم کی آتشیں کرنوں سے جگمگا رہا ہوتا ہے لیکن جامد پتھروں جلتے کوئلوں بہتی ندیوں ایستادہ پہاڑوں افتادہ کھیتوں درخشاں ستاروں متحرک سیاروں سنسان راتوں ستم کیش رتوں کو اپنا معلم و مرشد تسلیم نہیں کرتے۔ان کا عزم و ہمت اس سرچشمہ ہدایت تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہے جس کا فیض آبِ حیات سے بڑھ کر زندگی بخش ہو۔وہ ڈھونڈتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں سرگرداں پھرتے ہیں۔وہ اپنے نشترِ طلب سے جمادات نباتات حیوانات اور کائنات کا دل چیرتے ہوئے ان زندہ اور عظیم انسانوں کی صف کے سامنے جا کھڑے ہوتے ہیں۔ایسے عظیم لوگ جو نبوت اور رسالت کا تاج سر پر رکھے ہوتے ہیں۔ان میں بھی ایک ذات ایسی ہے گویا سب نبی اور رسول ان کا طواف کر رہے ہوتے ہیں۔ان کے سینہ ہمہ داں سے علمك مالم تكن تعلم کے جلوے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔وہ کیا ہے جو وہ نہیں جانتے؟ وہ کیا ہے جو انہوں نے نہیں دیکھا؟ وہ کیا ہے جس تک ان کی رسائی نہیں؟ وہ خدا نہیں معبود نہیں لیکن مقصود ایسا کہ جو ان تک نہ پہنچے وہ کافر منکر ٹھہرے وہ بولیں تو شہر گل کی ہر پتی خوشبوئیں سمیٹے وہ سوچیں تو آسمان علم پر ستارے درخشاں ہوں۔وہ چلیں تو ارض علم پر سورج دوڑیں۔وہ بیٹھیں تو زاویہ علم سے بجلیاں لرزیں۔وہ مانگیں تو ارض و سماان کے ہاتھوں کی لکیروں پر فدا ہوں۔

- وہ کہ معلم کائنات ٹھہرے
- وہ کہ مرشد کائنات ٹھہرے
- وہ کہ رحمت حیات ٹھہرے
- وہ کہ رشک آیات ٹھہرے
- ان کے علم پر درود
- ان کے حلم پر درود
- ان کی صفا پر درود
- ان کی سخا پر درود
- بولیں تو لفظوں کو سلام
- چلیں تو قدموں پر درود
- پڑھیں تو حرفوں پر فدا
- سوچیں تو ارادوں کو سلام

•• ان کے بول بول پر بندگی
•• ان کے قول قول پر محو
•• جھک جھک کے سلام
•• مٹ مٹ کے سلام
•• انہوں نے قرآن پڑھایا
•• انہوں نے کتاب سکھائی
•• کتاب سکھانے والے
•• معلم!
•• مرشد!
•• نبی نبی!
•• اللہ کرے
•• سلام قبول ہو
•• درود قبول ہو۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

اقرا باسم ربك الذی خلق ، خلق الانسان من علق ، اقرا وربك الاکرم ، الذی علم بالقلم ، علم الانسان مالم یعلم ، "اے محبوب (ﷺ) پڑھئے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا خون بستہ سے انسان کو بنایا' آپ پڑھیں اور آپ کا رب ہی سب سے زیادہ کریم ہے جس نے قلم سے (لکھنا) سکھایا انسان کو' سکھایا جو (وہ) نہ جانتا تھا"۔

بزم ہستی میں بہت لوگ آئے۔ یہ آنے والے کی شان چشم انسانیت نے بصد احترام ملاحظہ کی۔ نالۂ آدم بھی اٹھا۔ گریۂ یعقوب نے بھی آنکھوں کو تڑپایا۔ زبور داؤد نے بھی مستیاں بانٹیں۔ حسن یوسف نے سماں باندھے۔ اعتقاد ابراہیم نے زندگی کے خاکوں میں رنگ بھرا۔ اطاعت اسمٰعیل نے تدوین آداب کا سہرا باندھا۔ تبلیغ عیسٰی نے اخلاق کے قرینے لکھے۔ لیکن جب تک وہ نہ آئے تھے شرافت تڑپ رہی تھی۔ انسان انسان کا خدا بنا ہوا تھا۔ حکرانوں کو معبود تصور کیا جاتا تھا۔ قتل وغارت کی گمبھیر تاریکیاں چارسو چھائی ہوئی تھیں۔ بچیوں کو زندہ درگور کرنے کی مکروہ رسمیں جاری تھیں۔ انسان درندوں کی طرح ایک دوسرے کو کاٹنے پھرتے تھے۔ دفعتاً وہ تشریف لائے شب تیرہ وتار کی چھاتی پر جیسے کسی نے چراغ ضوفگن کردیا ہو۔ چارسو روشنیاں پھیلیں۔ اضطراب' تشویش میں گرفتار انسانیت مسکرائی یاس وقنوطیت کے غبار سے اٹے ہوئے چہرے امید کے نور سے دھل گئے۔

•• وہ آئے بصد شان وشوکت

•• وہ چلے بصد ناز و ادا
•• وہ چھائے بصد عجز و نیاز
•• وہ روئے تو عرش لرزا
•• وہ مسکرائے تو جہاں چمکا
•• وہ بولے تو غنچے چٹکے
•• ہاتھ اٹھا تو مہ کا کلیجہ چر گیا
•• قدم بڑھا تو لاہوت جھک گیا
•• رکوع میں گئے تو عشق کی پیشانی پہ پسینہ آ گیا
•• سجدے میں گرے تو جذب و جنوں کے ہوش اڑ گئے
•• نرم ہوئے تو کلیوں نے گدازی سیکھی
•• حلم ور ہوئے تو پھولوں کے رنگ نکھرے
•• جمال ان کا سایہ عرش الٰہی ہے
•• جلال ان کا ضرب دست خدائی ہے
•• احسن تقویم بھی وہ
•• زندگی کی تزئین بھی وہ
•• بہار کلبۂ احزان بھی وہ
•• ربیع قلب پیر و جوان بھی وہ
•• وہی ہیں جنہوں نے سحر نخوت توڑا
•• وہی ہیں جنہوں نے طلسم شطنت بکھیرا
وہی ہیں
•• جنہیں روح مانے، دل مانے
•• عقل مانے، خرد مانے
•• نبی مانیں، رسل مانیں
•• زمین مانے، زماں مانے
•• مکاں مانے، مکیں مانیں
•• ایمان مانے وفا مانے
•• سلام ان پر درود ان پر
•• وہ نور یزداں ہیں سلام ان پر

- وہ بوئے عرفان ہیں سلام ان پر
- وہ رنگ وحدت ہیں سلام ان پر
- وہ آیۂ رحمت ہیں سلام ان پر
- سب سلام کہتے ہیں
- سب درود پڑھتے ہیں
- نالۂ آدم سلام پڑھتا ہے
- جذبۂ نوح سلام پڑھتا ہے
- صبر ایوب سلام پڑھتا ہے
- درد ابراہیم سلام پڑھتا ہے
- عشق اسماعیل سلام پڑھتا ہے
- حسن یوسف سلام پڑھتا ہے
- رحمت رنگ سلام پڑھتا ہے
- مدام پڑھتا ہے

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لمآ اتیتکم من کتب و حکمۃ ثم جآءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ ؕ قال ءاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری ؕ قالوا اقررنا ؕ قال فاشھدوا وانا معکم من الشھدین ؕ ''اور (اے محبوب ﷺ یاد کیجئے) جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا کہ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر آئے تمہارے پاس (عظمت والا) رسول (ﷺ) تصدیق کرنے والا اس چیز کی جو تمہارے ساتھ ہو تو ضرور بر ضرور تم اس پر ایمان لانا اور ضرور بر ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری عہد قبول کیا؟ سب نے کہا ہاں ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا پس گواہ رہنا اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں''۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

محترم قارئین کرام! توجہ فرمائیں اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ بالا شعر کو ہم سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔

مصطفیٰ کے معنی برگزیدہ، قبول کیا ہوا، صفات ذمیمہ و بشریہ سے پاک۔

بزم سے مراد جشن محفل، مجمع شادی۔

ہدایت کا مطلب رہنمائی، نجات، بیان، دلالت۔

ہدایت۔۔۔ہا کے کسرہ کے ساتھ مستعمل ہے بعض نے یا کو فتحہ کے ساتھ بھی پڑھا ہے۔
مصطفیٰ۔۔۔شیخ الاولیاء امام محمد المہدی بن احمد بن علی بن یوسف الفاسی رحمۃ اللہ علیہم لفظ ''مصطفیٰ'' کے مفہوم کو یوں بیان فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ کے معنی پسند کیا ہوا اور خالص کیا ہوا ہے۔اس اعتبار سے محبوب کریم ﷺ مختار اور تمام مخلوقات الٰہیہ میں سے اللہ تعالیٰ کے پسند کئے ہوئے اور بہترین مخلوق ہیں۔
مصطفیٰ کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ ذات جو تمام اوصاف بشری کے میل کچیل سے پاک ہو' اسی مناسبت سے کہ محبوب کبریاء ﷺ تمام اوصاف بشریہ کے میل سے پاک ہیں' آپ ﷺ کا نام مصطفیٰ ﷺ ہے۔
مصطفیٰ کا ایک معنی مختار (پسند کیا ہوا) ہے۔اصطفا کا معنی قرب الٰہی کا انتہائی درجہ ہے۔چونکہ مالک دو جہاں ﷺ قرب الٰہی کے انتہائی درجہ پر فائز ہیں اس مناسبت سے آپ ﷺ کا نام مصطفیٰ ﷺ قرار پایا۔محبوب کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے آزماتا ہے۔اگر وہ صبر کرے تو اسے مرتبہ اجتباء عطا فرما کر مجتبیٰ بنا دیتے ہیں اور وہ اگر اس ابتلا میں مقام رضا اختیار کرتا ہے تو اسے مرتبہ اصطفا عطا فرما کر مصطفیٰ بنا دیتے ہیں۔
بہر حال اصطفا اپنے مذکورہ معنوں کی رو سے محبوب دو جہاں ﷺ کی صفت کریم ہے اور آپ کی ذات مجمع البرکات ان تمام مفاہیم کریمہ کو شامل اور حاوی ہے۔عارف باللہ سید احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ معنی اصطفا اور مصطفیٰ کے اخلاق میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندوں میں مصطفیٰ وہ ہے جس کے اوصاف حمیدہ بیان کرنے سے زبانیں عاجز ہوں اور وہ مقامات عالیہ پر ترقی کرتے رہیں۔ان مقامات عالیہ کا ادراک ہر کسی کے بس میں نہ ہو۔
محقق جلیل محی الدین محمد بن مصطفیٰ معروف بہ شیخ زادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں سرکار ابد قرار ﷺ کو جب ظاہر و باطن اور صورۃً و معناً مرتبہ کمال پر فائز فرمایا اس کے بعد کو مبعوث فرمایا گیا۔بعدہ آپ کو مقام محبوبیت عطا فرما کر مقام اصطفا پر فائز کیا گیا۔اس جہت سے مقام مصطفیٰ کا ادراک مخلوقات کے احاطہ قدرت سے باہر ہے۔فرماتے ہیں کہ فاضل اجل' محقق اکمل علامہ عمر بن احمد الخرپوتی رحمۃ اللہ علیہ نے چند کلمات میں معنی اصطفا بیان فرما کر بحث کو مکمل فرما دیا۔لکھتے ہیں کہ مرتبہ کمال سے اعلیٰ مرتبہ مقام اصطفا کا ہے۔اس لئے کہ اصطفا کا معنی پسند کرنا اور انتخاب کرنا ہے۔ظاہر ہے کہ مرتبہ کمال کسبی طور پر بھی حاصل ہوتا ہے اور وہبی طور پر بھی۔مگر اختیار اور انتخاب میں کسب سے زیادہ نظر کرم اور حسن انتخاب کا دخل ہے۔حضور مصطفیٰ کریم ﷺ کی ذات بابرکات میں اگرچہ تمام کمالات جمع ہیں۔مگر اس سے بڑھ کر آپ ﷺ کا وصف مرتبہ اصطفا پر فائز ہونا ہے کہ رب العزت جل وعلا نے تمام مخلوقات' اولین و آخرین میں سے آپ ﷺ کو مصطفیٰ بنایا۔
سلام کے آغاز میں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا محبوب دو جہاں ﷺ کے اوصاف

حمیدہ اور صفات کمالیہ میں سے کلمہ ''مصطفیٰ'' کا انتخاب حسین آپ کے عشق رسول' کمال علمی اور وسعت مطالعہ پر عمدہ دلیل ہے۔

رحمت۔نرم دلی' ترس مہربانی' شفقت' جس کا نتیجہ مغفرت اور احسان ہو۔

علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ رحمت کا معنی یوں بیان فرماتے ہیں۔عربی زبان میں رحمت کا معنی مہربانی' شفقت اور رقت قلبی ہے۔ان معنوں کے اعتبار سے حضور مصطفیٰ کریم ﷺ پر رحمت کا اطلاق درست ہے کیونکہ آپ ﷺ کی ذات مجمع البرکات تمام مخلوقات میں سے سب سے زیادہ احسان فرمانے والے' سب سے حلیم' سب سے زیادہ شفیق اور سب سے زیادہ رقیق القلب ہیں۔

جان رحمت' علمائے راسخین' اولیائے کاملین اور آئمہ عارفین رحمۃ اللہ علیہم تصریح فرماتے ہیں کہ حضور مصطفیٰ کریم ﷺ ماسوائے اللہ سب پر رحمت اور نعمت رب الارباب ہیں اور سب حضور ﷺ کی سرکار عالم مدار سے بہرہ مند و فیض یاب ہیں۔

ازل سے ابد تک' ارض وسما میں' اولی و آخرت میں' دنیا و دین میں' روح و جسم میں' چھوٹی یا بڑی' بہت یا تھوڑی' جو نعمت و دولت' کسی کو ملی' یا اب ملتی ہے' یا آئندہ ملے گی۔سب حضور ﷺ کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔

محققین تصریح فرماتے ہیں کہ جملہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت رحمت ہے اور تمام کی خلقت کا مادہ اولی رحمت ہے۔لیکن حضور سید المرسلین ﷺ کا وجود مسعود ہی رحمت ہے اور آپ ''عین رحمت'' اور جان رحمت ہیں۔وجود مصطفیٰ' رحمت کا مترادف ہے۔ظہور وجود مصطفیٰ ظہور عین رحمت ہے۔آپ ﷺ کی بعثت اس رحمت پر مزید فضل الٰہی ہے۔آیہ کریمہ وما ارسلنک الا رحمتہ العالمین اس امر کی شہادت دے رہی ہے۔بطور اختصار چند علمائے ربانیین کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

عارف باللہ سید ابو العباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔تمام انبیائے عظام علیہم السلام کو رحمت سے پیدا فرمایا گیا اور ہمارے آقا حضور سید المرسلین ﷺ عین الرحمۃ' جان رحمت ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔اے محبوب (ﷺ)! ہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے۔

حضرت شیخ عبدالجلیل القصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ہر خیر' اور برکت جو ظاہر ہوئی اور وجود میں ہوئی یا آئے گی۔ازل سے ابد تک سب حضور ﷺ کے سبب سے ہے۔حضور ﷺ کی ذات تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت رحمت ہے۔اسی سبب سے انبیاء کرام علیہم السلام کی لائی ہوئی شریعت پر جس نے عمل کیا سعید ہوا اور جس نے اس ہدایت سے اعراض کیا۔عذاب میں گرفتار ہوا۔لیکن سید الانبیاء ﷺ کی ذات' آپ ﷺ کی ولادت ہی رحمت اور امان ہے۔آپ ﷺ کا گنبد خضرا رحمت اور امان ہے۔اسی لئے اس کی حرمت اب بھی باقی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو رحمت سے مزین فرمایا ہے۔آپ ﷺ کا وجود ہی رحمت ہے۔

آپ ﷺ کے تمام شمائل اور صفات مخلوق کے لئے رحمت ہیں۔علامہ احمد شہاب الدین خفاجی شارح شفا فرماتے ہیں۔جعلہ عین الرحمۃ لارشادہ لھم۔قطب ربانی سید ابو العباس التجانی الفاسی (تیرھویں صدی ہجری کے عالم) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس نور اول پر جو حقیقت محمدیہ تھا۔اپنے علم اور رحمت سے فیضان فرمایا۔اس طور سے حضور ﷺ عین الرحمۃ اور جان رحمت ہیں۔یہی نور' حقیقت محمدیہ ہے۔اگر چہ حضور جان نور پر نور ﷺ کی بعثت دیگر انبیاء عظام علیہم السلام کی طرح رحمت ہے۔مگر آپ ﷺ کا وجود مسعود ہی رحمت ہے۔بلکہ جہاں کی جملہ رحمتیں آپ ﷺ کے وجود کی برکت کا ظہور ہیں۔رحیم اور رحمت فرمانے والے اگر چہ آپ ﷺ کے اسمائے مبارکہ میں سے ہیں۔مگر ارشاد ربانی میں آپ ﷺ کا نام پاک رحمت ہے۔امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے سلام کے آغاز ہی میں مصطفیٰ اور جان رحمت صفات نبویہ کا انتخاب ہی لاجواب ہے۔شاید اس سے بہتر انتخاب ممکن نہ ہو۔

شمع۔۔۔چراغ۔ارشاد ربانی ہے۔یاایھاالنبی انا ارسلناك شاھدا ومبشرا و نذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا میں حضور نور الانوار ﷺ کو سراج منیر کہہ کر مخاطب فرمایا گیا ہے۔سراج کا مفہوم مذکورہ شعر میں شمع سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بزم ہدایت۔۔۔دنیا میں جس قدر انبیاء و مرسلین تشریف لائے سبھی ہادی و مہدی تھے۔انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں میں ہادی بھی تھے اور اب حضور مدار ہدایت ﷺ کی امت کریمہ میں صحابہ کرام' آئمہ اہل بیت' تابعین' تبع تابعین' آئمہ مجتہدین اور جملہ علمائے عاملین سب کے سب ہدایت کے ستارے ہیں۔حدیث نبوی میں ہے اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم (تجلی کنز الحقائق صفحہ ۳۸۹) میں انہی ہدایت کے ستاروں کا بیان ہے۔دنیا کے تمام ہادین اولین و آخرین کے ہادین اور انبیاء و مرسلین اور اولیائے عارفین' سب ہادین کو اگر ایک بزم میں جمع تصور کرلیا جائے تو صدر بزم' میر محفل سرکار مدار ہدایت ﷺ ہوں گے۔تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور دیگر ہادین نے آپ ﷺ کی ہدایت سے ہدایت حاصل کی ہے۔آیہ کریمہ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عنھم فی التوراۃ والانجیل یامرھم بالمعروف و ینھھم عن المنکر وجعل لھم الطیبت ویحرم علیھم الخبئث ویضع عنھم اصرھم والا غلل التی کانت علیھم (سورۃ الاعراف)''وہ جو غلامی کریں اس رسول ﷺ غیب کی خبریں دینے والی کی' جسے لکھا ہوا پائیں اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا''۔

قرآن کریم میں ایک اور جگہ محبوب کریم ﷺ کے اوصاف کریمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔فالذین امنو بہ وعزروہ ونصروہ واتبعو النور الذی انزل معہ اولئك ھم المفلحون ''تو وہ

جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل ہوا' وہی بامراد ہیں'' (سورۃ الاعراف)۔ اس کے متصل فرمایا۔ قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض لا الہ الا ھو یحی ویمیت فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ و کلمتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون ''آپ (ﷺ) فرماؤ اے لوگو! میں تمام آدمیوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں کہ زمین و آسمان میں اسی کی بادشاہی ہے' اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' وہی جلائے اور مارے' تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول نبی امی پر کہ اللہ اور اس کے کلاموں پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پیروی کرو کہ تمہیں ہدایت ہو'' (سورۃ الاعراف)۔

ان آیات مقدسہ سے معلوم ہوا کہ ہدایت کا مدار تو حضور نبی امی کریم ﷺ ہیں۔ جو اس سے ہدایت پائے' ہدایت یافتہ ہے۔ وہی ہادی بن سکتا ہے اور جو ان سے اعراض کرے دنیا و آخرت' اولی و اخروی میں نہ وہ ہدایت یافتہ ہے اور نہ وہ ہادی۔ میثاق روز الست میں تمام انبیائے عظام علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ سے عہد فرمایا کہ وہ حضور سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لائیں گے اور آپ ﷺ کی ہدایت سے ہدایت پائیں گے۔ علامہ شہاب الدین خفاجی شارح شفا کے الفاظ اس سلسلہ میں بڑے وضاحت فرماتے ہیں۔ ''روح مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور کی تجلی ہے۔ ملائکہ و مرسلین کے انوار آپ ﷺ کے نور کا پرتو ہیں۔ حضور ﷺ کا نور مخلوق کے تمام انوار کا منبع ہے اور چونکہ آپ ﷺ کا نور مقدس تجلیات الٰہیہ سے منقبس ہے اس لئے آپ ﷺ کو معراج بھی کہا گیا ہے''۔ لاکھوں۔۔۔۔ لاکھ کی جمع۔۔۔ عام طور پر سو ہزار کے عدد کو لاکھ کہتے ہیں۔ اس صورت میں یہ عدد معین ہوتا ہے۔ مگر بعض اوقات غیر معینہ معدود کو بیان کرنے کے لئے لاکھ یا لاکھوں سے تعبیر کرتے ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اپنے اس سلام میں ''لاکھوں سلام'' سے مراد غیر معینہ تعداد میں اور لاتعداد بار سلام مراد لیا ہے۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

پورہ قصیدہ سلامیہ میں ''پہ لاکھوں سلام'' سے انشاء سلام مراد ہے یا خبر سلام۔۔۔ دونوں احتمام ممکن ہیں۔ جملہ خبریہ کی صورت میں اس کا مفہوم ہوگا کہ مصطفیٰ کریم ﷺ کی ذات مجمع و برکات پر اس کے مولا جل وعلا اس کی نورانی مخلوق فرشتوں' انبیاء و مرسلین اور جملہ مومنین اولین و آخرین کی طرف سے ازل سے تا ابد دنیا و آخرت میں لاتعداد' بے شمار مرتبہ درود و سلام ہوا ہے' ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔

جملہ انشائیہ کی صورت میں اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی ذات قدسی صفات پر اللہ تعالیٰ کا ازل سے ابد تک ہر آن میں لاتعداد بے شمار مرتبہ قدسی نورانی درود و سلام ہوتا رہے گا اور اسی طرح اس کے مقرب فرشتوں' محبوب' انبیاء کرام علیہم السلام اور جملہ ایمانداروں کی طرف سے بھی ہر آن' ہر لمحہ

اس دنیا میں اور آخرت میں بے شمار بار درود وسلام کے تحفے مصطفیٰ جانِ رحمت پر ہوتے رہیں۔اگرچہ جملہ خبریہ کی صورت میں خیر صلوٰۃ وسلام میں بھی حضور سرکار ہدایت ﷺ کی عظمت کے جلوے نمایاں ہیں مگر انشاء صلوٰۃ وسلام میں جو لطف' عنایت مضمر ہے وہ اہل دل' اہل نظر سے مخفی نہیں۔اسی لئے نماز کی حالت میں اجلۂ فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے تصریح فرمائی۔تشہد پڑھتے وقت انشاء سلام کا قصد چاہئے صرف حکایت سلام کا تصور کافی نہیں۔

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس سلام کا ہر شعر بے مثال ہے۔اشعار میں سلامت' بے ساختگی' عشق ومحبت کی فراوانی جو مضمر ہے اس نے اسے لازوال بنادیا ہے۔مگر ذرا اس سے پہلے شعر

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

کے دونوں مصرعوں کو دوبارہ پڑھئے' بار بار پڑھئے' کہنے کو یہ دونوں مصرعے' قصیدہ کا حصہ ہیں' مگر دونوں مصرعے ''نثر'' کا اعلیٰ نمونہ ہیں اور نثر بھی سہل ممتنع' شعر کا ایک ایک حرف ایسا موتی ہے۔جس کا جواب نہیں اور پھر حسن ترتیب تو قدسی جذبات کی نمائندگی کررہی ہے۔عشق ومحبت کی اسی دولت کی بدولت درود وسلام کا یہ قصیدہ عرب وعجم میں یکساں مقبول ہے۔اردو زبان کا یہ سلام اردو سے ناواقف حضرات کی زبانوں پر بھی جاری ہے اور ان کی مجلسوں میں بڑے ذوق سے سنا جاتا ہے۔

انعامات درود وسلام

اللہ کریم نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلمو تسلیما ۔ ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر' اے ایمان والو اتم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو''۔قرآن حکیم کے ارشادات کی طرح احادیث مبارکہ میں بھی رحمت دو جہاں ﷺ پر درود بھیجنے کی ہدایات ملتی ہیں۔

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔''بے شک قیامت کے دن میرا سب سے زیادہ مقرب اور سب سے زیادہ محبوب وہی شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہوگا''۔

☆ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر روز بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک قبلہ رو بیٹھتے اور درود شریف پڑھتے رہتے تھے۔

☆ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ہر روز سات سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرماتے ہیں۔

☆ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ شب برات میں ایک تہائی رات درود وسلام پڑھا کرتے تھے۔

☆ حضرت شیخ المشائخ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ رات کو تین ہزار مرتبہ درود

شریف پڑھتے اور اس کے بعد سوتے تھے۔

☆ عارف باللہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل محبت کو چاہئے کہ درود شریف کے ذکر پر صبر و استقلال کے ساتھ ہیشگی کریں، یہاں تک کہ بخت جاگ اٹھیں اور وہ جان جہاں ﷺ خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرف زیارت سے نوازیں۔ میں نے ذکر درود شریف پر پابندی سے ہیشگی کرنے والا کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس طرح ایک عظیم فرد جو اشبیلیہ (سپین۔ یورپ) کے رہنے والا ایک لوہار تھا، وہ کثرت درود شریف کی وجہ سے (اللھم صلی علی محمد) کے نام ہی سے مشہور ہوئے تھے اور ہر ایک شخص انہیں اسی نام سے جانتا تھا۔ ایک مرتبہ جب میں ان سے ملا اور دعا کی درخواست کی تو انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا، وہ جان کائنات ﷺ پر ہمیشہ درود شریف پڑھتے ہی رہنے کے باعث کوئی شخص لوہے کی کوئی چیز بنوانے آتا تو اس سے کام کو مشروط کر لیتا تھا کہ بھائی جیسی چیز بتائی ہے ویسی ہی بنائیں گے اور اس پر کسی قسم کا اضافہ نہیں کریں گے تا کہ جو وقت بچے اس میں درود شریف پڑھیں۔ اس کے پاس جو بھی مرد، عورت یا بچہ آ کر کھڑا ہوتا تو واپس لوٹنے تک اس کی زبان پر بھی درود شریف جاری ہو جاتا، پس وہ اپنے شہر میں اسی مقدس مشغلے کی وجہ سے ہر خاص و عام کے دلوں میں سمایا ہوا تھا، وہ اللہ کے دوستوں میں سے تھا۔

☆ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ۲۰ ماہ ذی الحجہ ۶۵۵ھ کو چاشت کے وقت حضرت شیخ الاسلام بابا فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کی سعادت قدم بوسی حاصل ہوئی۔ درود شریف کے فضائل بیان فرماتے ہوئے آپ پُر آب ہو گئے اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک شب حضرت خواجہ حکیم سنائی قدس سرہ نے حضرت رسالت مآب ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ اپنا روئے مبارک ان سے چھپاتے ہیں، خواجہ سنائی رحمۃ اللہ علیہ دوڑے اور قدموں کو بوسہ دے کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ میری جان آپ پر قربان، کیا سبب ہے جو آج مجھے یہ محرومی ہو رہی ہے، حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت خواجہ سنائی رحمۃ اللہ علیہ کو گلے لگا لیا اور فرمایا کہ بھائی تم نے اس قدر درود شریف پڑھا ہے کہ مجھے تم سے حجاب آتا ہے، بعد ازاں حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سبحان اللہ یہ بھی بندگان خدا ہیں جن کی کثرت درود خوانی سے حضور ﷺ کو حیاء آتی ہے، ہزار رحمتیں ہوں ان کی روحوں پر۔

☆ حضرت امام شیخ عبدالوہاب شعرانی مصری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی نوازالدین سونی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے اور شیخ احمد الزداوی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ تھا کہ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے، مجھے ایک بار انہوں نے فرمایا۔ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم بہت ہی کثرت سے نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں، یہاں

تک کہ بیداری میں آپ ﷺ ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں۔ ہم آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مانند مجلس کرتے ہیں اور آپ ﷺ سے اپنے دین کے متعلق پوچھتے ہیں اور وہ ان احادیث کے متعلق جنہیں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے وہ ہمارے پاس ہوتی ہیں اور ہم معلم کائنات ﷺ کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ جب تک ہماری یہ کیفیت نہ ہو تو ہم اپنے آپ کو بکثرت درود شریف پڑھنے والوں میں نہیں سمجھتے۔ اے میرے بھائی تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ بارگاہ خداوندی میں ملانے کا قریب ترین راستہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا ہے۔

☆ امام عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی دوسری کتاب ''الاخلاق المتعبولیہ'' میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی نورالدین شونی رحمتہ اللہ علیہ میرے مشائخ میں سے تھے اور دن رات اپنے رب کی عبادت کرنے والے تھے۔ انہوں نے مصر اور اس کے نواح کے علاوہ یمن' بیت المقدس' شام' مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنے کی مجلسیں قائم کیں اور حضرت شیخ سیدی احمد بدوی رحمتہ اللہ عنہ کے شہر اور جامع از ہر مصری میں اسی سال تک درود شریف کی مجلس قائم کئے رکھی۔ فرماتے ہیں اس وقت میری عمر ایک سو گیارہ سال ہے۔ لوگ انہیں ہر سال حج کے موقع پر ''عرفات'' میں دیکھتے تھے۔ ان کے دوسرے مناقب نہ بھی ہوتے تو نبی کریم ﷺ کی مجلس میں صبح و شام ان کا ذکر ہونا ہی ان کے بلند مرتبہ کے لئے کافی ہے۔

☆ علامہ عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں پچیس سال ان کی خدمت میں رہا۔ آپ ایک دن بھی مجھ سے کبھی ناراض نہیں ہوئے۔ حضرت شیخ علی نورالدین شونی رحمتہ اللہ علیہ سیدی احمد البدوی رحمتہ اللہ علیہ کے شہر میں ملندتا کے نواح میں بچپن گزارا پھر سیدی احمدی بدوی علیہ الرحمتہ کے شہر میں منتقل ہو گئے' وہاں نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی مجلس بنائی' ان دنوں آپ بے ریش نوجوان تھے۔ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی اس مجلس میں بہت لوگ جمع ہو جاتے تھے۔ حضرت شیخ علی نورالدین شونی رحمتہ اللہ علیہ اور دوسرے حاضرین جمعہ کی رات کو بعد نماز مغرب اس مجلس درود شریف کو شروع کرتے اور دوسرے روز جمعہ کی اذان تک اس میں بیٹھتے تھے۔ پھر ۸۹۷ھ میں ''جامعہ الازہر'' میں آپ نے رسول ﷺ پر درود شریف بھیجنے کی مجلس بنائی' امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ آپ نے مجھے بتایا کہ جب میں بچپن میں اپنے گاؤں شونی میں مویشی چرایا کرتا تھا' اس وقت بھی میں نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا شوق رکھتا تھا۔ میں اپنا صبح کا کھانا بچوں کو دے دیتا اور ان سے کہتا کہ اسے کھاؤ پھر میں اور تم مل کر رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجیں گے۔ اس طرح ہم دن کا اکثر حصہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھ کر گزارتے تھے۔ امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت حجاز' شام' مصر' سعید' محلہ الکبری' اسکندریہ اور بلاد مغرب وغیرہ میں نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی مجالس آپ ہی سے پھیلی ہیں۔ شیخ علی نورالدین شونی رحمتہ اللہ علیہ

ان لوگوں میں سے تھے جو بیداری میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے۔ جس طرح سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے۔

☆ امام شیخ عبدالوھاب شعرانی شافعی مصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہمیشہ معمول رہا کہ آپ ہر جمعہ کی رات تمام شب صبح تک رسول کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا ورد فرماتے تھے۔ یہ معمول وفات تک جاری رہا۔

☆ سیدی شیخ محمد ابوالمواھب شاذلی تونسی رحمۃ اللہ علیہ دن میں ایک ہزار بار یہ درود شریف اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلی آل محمد پڑھا کرتے تھے۔ آپ ایک ہزار تعداد پوری کرنے کے لئے بعض دفعہ جلدی جلدی پڑھا کرتے تھے، نبی کریم ﷺ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کا کام ہے ٹھہر ٹھہر کر ترتیب سے بنا سنوار کر پڑھا کرو۔ اگر کبھی وقت تنگ ہو جائے تو پھر جلدی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ بہ بنائے فضیلت ہے ورنہ جس طرح بھی درود شریف پڑھو وہ درود ہی ہے۔

☆ حضرت شیخ ابراہیم متبول رحمۃ اللہ علیہ ولایت میں بڑا اونچا مقام رکھتے تھے۔ حضور ﷺ کے سوا آپ کا کوئی شیخ نہ تھا۔ آپ قاہرہ (مصر) کے محلہ حسینیہ میں جامع مسجد امیر شریف الدین کے دروازے کے قریب بنے ہوئے چبے پہ بیٹھا کرتے تھے۔ کثرت درود شریف کی وجہ سے آپ نبی کریم ﷺ کو کثرت سے خواب میں دیکھتے۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کو اس کی اطلاع دیتے تو وہ فرماتیں کہ بیٹا مرد وہ ہے جسے بیداری میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہو۔ جب آپ بیداری میں حضور نبی کریم ﷺ سے ملنے لگے اور مختلف معاملات میں مشورہ کرنے لگے تو آپ کی والدہ محترمہ فرمانے لگیں کہ اب تم بالغ ہوئے ہو اور مردانگی کے میدان میں پہنچے ہو۔

☆ قطب زمانہ حضرت سید حسن رسول نما اویس ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار دہلی کی عظیم اور بلند پایہ روحانی شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ آپ نے تقریباً سو سال عمر پائی۔ تمام عمر باغ کلالی، پہاڑ گنج دہلی میں رہے۔ آپ کو رسول نما کے لقب سے اس لئے یاد کیا جاتا ہے کہ آپ ہر روز گیارہ سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھتے تھے۔ اللھم صلی علی محمد و عترته بعدد کل معلوم لك۔ آپ اس درود شریف پڑھنے کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس پاک کے حضوری تھے اور آپ جس کو یہ درود شریف بتا دیتے تھے۔ اس کو بھی حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی تھی۔ بے شمار لوگ آپ کی محبت بابرکت سے فیض یاب ہوئے۔ اس درود شریف کے پڑھنے کی آپ کی طرف سے عام اجازت ہے۔

☆ حضرت شاہ ولی اللہ فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کئی بار اپنے والد ماجد حضرت

شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ درود شریف ہی سے حاصل کیا ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ درود شریف کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں آتی۔

☆ حضرت بابا ماہی شاہ قادری نوشاہی ہوشیار پوری رحمتہ اللہ علیہ مدفون موضع جھنگی شاہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور (مشرقی پنجاب، بھارت) نے دریائے بیاس کے کنارہ پر بارہ سال میں ایک کروڑ مرتبہ درود شریف ہزارہ اللھم صلی علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک وسلم پڑھا اور حضرت رسول اکرم ﷺ کی حضوری مجلس سے مشرف ہوئے۔

☆ حضرت امام الدین بن میاں تاج محمود بن حافظ شرف الدین رحمتہ اللہ علیہم متوطن موضع شاہ اعظم مضافات تونسہ اور حضرت مولوی اللہ بخش بلوچ رحمتہ اللہ علیہ ساکن موضع سوکری مضافات تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک نوجوان قبول نامی جو بدقسمتی سے نابینا ہو گیا تھا۔ حضرت فخر الاولیاء خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت میں نابینا ہوں، میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ کریم مجھے روشنی چشم عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ میاں درود شریف پڑھا کرو۔ اس نے عرض کیا غریب نواز میں پہلے پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا درود شریف ایسی چیز نہیں ہے کہ تو پڑھے اور پھر تیری آنکھیں روشن نہ ہوں۔ چنانچہ اس نوجوان نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ جب نولاکھ مرتبہ پورا کیا تو اللہ کریم نے اسے بینائی عطا فرمادی۔

☆ حضرت خواجہ تونسوی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ صاحبزادہ خواجہ نور محمد جیو رحمتہ اللہ علیہ مہار شریف کے اقربا میں سے ایک شخص نابینا ہو گیا تھا۔ اس نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا اللہ کے فضل سے ایک ماہ میں بینا ہو گیا۔

☆ حضرت افضل العلماء ابوعلی محمد ارتضا الصفوی قاضی القضاء مدارسی رحمتہ اللہ علیہ کی عادت شریفہ تھی کہ اکثر اوقات درود شریف پڑھنے میں مشغول رہا کرتے۔

☆ حضرت مولانا محمد حیات خاں رامپوری رحمتہ اللہ علیہ رام پور شہر میں محلہ نالہ پار کی مسجد میں شب و روز تنہا رہا کرتے تھے۔ درود شریف کا ورد کثرت سے کیا کرتے تھے اور ہر مہینے خواب میں زیارت محبوب کریم ﷺ سے مشرف ہوتے تھے۔

☆ حضرت سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ مکان شریف (رتڑ چھتر) ضلع گورداس پور بھارت میں ہر روز نماز عصر کے بعد سوا لاکھ مرتبہ درود شریف خضری صل اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم کا ختم ہوتا تھا۔

☆ حضرت سید علی المشہور بابا مہر رحمتہ اللہ علیہ (بہاپور بھارت) نے حضور نبی کریم ﷺ پر پڑھنے کے

لئے سات ہزار درود شریف تالیف فرمائے۔ آپ حضرت شاہ وجیہ الدین حسینی علوی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (گجرات کاٹھیا واڑ) سے بیعت تھے۔ آپ کا مزار بیجاپور کے شہر پناہ کے باہر زہرہ پورہ میں واقع ہے۔

☆ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ درود بکثرت پڑھو جو کچھ ہم نے پایا درود سے پایا۔

☆ حضرت سید وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی بھارت ہر کسی کو سوائے درود شریف کی اجازت کے اور کچھ پڑھنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ ایک مرید کو فرمایا کہ اگر محبت الٰہی کا بہت شوق ہے تو یہ درود شریف بکثرت پڑھا کرو۔ اللهم صلی علی محمد واله بقدر حسنه وجماله۔

☆ حضرت پیر عبد الغفار کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ فرماتے ہیں کہ برصغیر میں صرف اس مقدس ماں نے یہ کیسا بیٹا جنا تھا جس نے اپنی پوری زندگی نبی کریم ﷺ پر درود شریف کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ پیر عبد الغفار رحمۃ اللہ علیہ درود شریف پر لکھی اپنی تالیف ''خزائن البرکات'' محررہ ۱۳۳۸ھ کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں للناس شغل ولی شغل فی تصور النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعنی کسی کا کوئی شغل اور کسی کا کوئی مگر میرا شغل تو ہر وقت خیال مصطفیٰ ﷺ ہے۔ صبح و شام درود شریف کا ہی وظیفہ تھا۔ بقول ایک صوفی کے پیر عبد الغفار نے زندگی بھر باتیں کم کیں اور درود و سلام زیادہ پڑھا اور یہ بہت بڑی سعادت ہے۔

☆ حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی (مولف تفسیر نبوی) رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ ساری ساری رات حضور ﷺ کی بارگاہ میں درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ کھجور کی ہزاروں گٹھلیاں صاف اور معطر کرا کر مٹی کے ''کورے گھڑوں'' میں بھر رکھتے اور اپنے تمام شاگردوں کو حکم دیا کرتے کہ وہ صبح کی نماز کے بعد ایک حلقہ بنائیں اور ہزاروں کی تعداد میں گٹھلیاں شمار کرتے ہوئے درود پاک پڑھیں۔ آپ کا یہ معمول سالہا سال جاری رہا۔ بعض اوقات آپ کے شاگرد (درویش) شکایت کرتے کہ روٹی میں کمی آ گئی ہے اور کھانا کم ملتا ہے۔ آپ فرماتے تم نے درود پاک پڑھنے میں کوتاہی کی ہوگی۔

درویش بعض اوقات ایک بار درود پڑھتے اور دس بیس گٹھلیاں گراتے جاتے۔ آپ دوسری صبح خود حلقہ درود میں بیٹھتے۔ درویشوں کے معمول پر کڑی نگرانی کرتے پھر دوپہر کا کھانا اپنے سامنے کھلاتے اور فرماتے اگر آج کھانا کم ہوا تو مجھے گلہ کرنا۔ فاروقی صاحب بتاتے ہیں کہ میں نے کئی بار اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کھانا آیا' بیس درویش پیٹ بھر کر کھا چلے۔ اس طرح دس روٹیاں بچ جاتیں جو شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بیٹھے ہوئے مساکین میں تقسیم کی جایا کرتی تھیں۔ فاروقی صاحب فرماتے ہیں کہ میرے استاد مکرم درود پاک کی برکات سے نہ صرف روحانی کمالات حاصل

کرتے تھے بلکہ جسمانی غذا حاصل کرنے میں بھی اس کا سہارا لیا کرتے تھے۔

☆ مشہور مسلم لیگی لیڈر راجا حسن اختر مرحوم نے ایک مرتبہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے علمی تبحر کے متعلق ایک دفعہ از راہ عقیدت علامہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرق و مغرب کے علوم کا جامع بنایا۔ علامہ فرمانے لگے ان علوم نے مجھے چنداں نفع نہیں پہنچایا مجھے نفع تو صرف اس بات نے پہنچایا ہے جو میرے والد نے بتائی تھی' مجھے جستجو ہوئی کہ اس سر عظیم کو کس طرح معلوم کروں جس نے اقبال کو اقبال بنایا۔ آخر دل کو مضبوط کر کے عرض کیا۔ وہ بات پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں فرمانے لگے رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ و درود۔

☆ مشہور صحافی سابق ایڈیٹر اقدام لاہور میں محمد شفیع (م۔ش) حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے لقب حکیم الامت کے ضمن میں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ۱۹۳۷ء میں گرمیوں کے دن تھے۔ ڈاکٹر عبدالمجید ملک مرحوم (سابق استاد ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور) تشریف لائے۔ علامہ اقبال نے ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کی خیریت دریافت کی۔ پھر گفتگو کا دور چلا۔ دفعتاً ڈاکٹر عبدالمجید ملک نے سلسلہ کلام کا رخ پھیرتے ہوئے نہایت بے تکلفی سے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب آپ حکیم الامت کیسے بنے؟ علامہ اقبال نے بلا توقف فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں' آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔ ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا وہ کیسے؟ علامہ اقبال نے فرمایا میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف کا ورد کیا ہے۔ آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

☆ مولانا محمد سعید احمد مجددی مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''دعوت تنظیم السلام'' گوجرانوالہ نے معروف ماہر امراض قلب ڈاکٹر رؤف یوسف (لاہور) کے حوالے سے لکھا ہے کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بتایا تھا کہ آلو مہار شریف ضلع گوجرانوالہ کے خواجہ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں روزانہ کثرت سے ''درود شریف خضری'' پڑھنے کو کہا تھا۔ میرا معمول ہے کہ روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔

بانیان پاکستان میں سردار عبدالرب نشتر مرحوم و مغفور ایک درویش صفت اور عشق رسول مقبول ﷺ سے سرشار انسان تھے۔ آپ بکثرت درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات سے آپ کو کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ آپ کی لکھی ہوئی نعت کے ان اشعار سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ فرماتے ہیں!

شب و روز مشغول ''صل علیٰ'' ہوں
میں وہ چاکر خاتم الانبیاء ہوں

نگاہ کرم سے نہ محروم دیکھو
تمہارا ہوں میں گر بھلا یا برا ہوں

☆ حضرت میاں برکت علی قادری نوشاہی برقندازی لاہور رحمۃ اللہ علیہ مدفون چیچہ وطنی ضلع ساہیوال نے اپنی وفات کے وقت فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی میں جس قدر درود شریف پڑھا ہے میں امید کرتا ہوں کہ قبر میں میرے جسم کو مٹی وغیرہ کوئی چیز نہیں کھائے گی۔

☆ عارف باللہ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ کرمانوالے نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ درود شریف ہی اسم اعظم ہے۔

☆ ڈاکٹر حاجی نواب الدین (سابق وٹرنری سرجن) رحمۃ اللہ علیہ ضلع امرتسر (بھارت) کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ قریباً ۸۵ سال عمر پا کر دسمبر ۱۹۷۲ء کو لاہور میں وصال فرمایا۔ طالب علمی کے دور میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو گئے تھے۔ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو درود شریف خضری صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ آپ روزانہ تین ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے اور اس کی برکت سے ہر شب زیارت نبی کریم ﷺ سے مشرف ہوتے تھے۔

صلوٰۃ البیر

☆ حضرت شیخ الامام ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی السمالی الشاذلی قدس سرہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کی سکونت سوس شہر (افریقہ) میں تھی۔ آپ نے فاس شہر (مراکش) میں تحصیل علم کیا۔ یہاں کچھ عرصہ قرآن وحدیث کی خدمت کی پھر ساحلی شہر ریف آئے۔ یہاں آپ نے حضرت شیخ محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ سے ملاقات کی اور ان سے علوم باطنی حاصل کر کے خلوت میں چودہ سال تک ریاضت کی، پھر مخلوق خدا کو نفع پہنچانے کے لئے خلوت سے نکلے، بارہ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آدمی آپ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر گناہوں سے تائب ہوئے۔ آپ سے بڑی بڑی کرامات اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوئے، بڑے عابد و زاہد تھے، آفاق میں آپ کے ذکر کی مہک پھیلی۔

ایک مرتبہ آپ اپنے مریدین کے ہمراہ سفر کرتے ہوئے شہر فاس کے ایک گاؤں میں پہنچے تو وہاں ظہر کی نماز کا وقت تنگ ہونے لگا۔ وضو کے لئے پانی کی تلاش میں ایک کنویں کے پاس پہنچے تو وہاں پانی نکالنے کے لئے کوئی ڈول رسی نہ تھی۔ آپ اس سوچ میں کھڑے تھے کہ ایک بلند مکان کی کھڑکی سے ایک آٹھ نو سالہ لڑکی شیخ الجزولی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ رہی تھی۔ وہ پوچھنے لگی آپ کون ہیں؟ آپ نے بتایا کہ میں محمد بن سلیمان الجزولی ہوں۔ وہ کہنے لگی آپ تو وہ انسان ہیں جن کی نیکی کی بے حد تعریف کی جاتی ہے اور آپ حیران ہیں کہ کنویں سے پانی کیسے نکالیں۔ وہ لڑکی آئی اور اس نے کنویں میں اپنا لعاب گرا دیا جس کی وجہ

سے پانی ایک دم کناروں سے جوش مار کر بہنے لگا۔ آپ وضو اور نماز سے فارغ ہوئے تو اس لڑکی سے پوچھا کہ تجھے یہ عظمت کیسے ملی۔ وہ کہنے لگی مجھے یہ عظمت اور برکت اس ذات پاک پر درود شریف پڑھنے سے ملی ہے کہ جب وہ ذات اقدس صحرا میں تشریف لے جاتے تو ان کے دامن میں وحشی جانور بھی پناہ لیتے اور ان کے دامن رحمت سے چمٹ جاتے ﷺ۔ حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تم کونسا درود پڑھتی ہوں۔ اس نے بتا دیا۔ حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے قسم کھائی کہ اب وہ حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ پر درود کے موضوع پر ایک کتاب لکھیں گے۔ یہ واقعہ کتاب دلائل الخیرات شریف لکھنے کا سبب بنا۔ آپ نے اس لڑکی کا بتایا ہوا درود شریف بھی اس کتاب کے جز سابع میں شامل کیا۔ دلائل الخیرات کا پورا نام دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

آپ کا وصال یکم ربیع الاول ۸۷۰ھ کو بمقام سوس واقع لیبیا براعظم افریقہ میں نماز فجر کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں ہوا۔ اسی روز ظہر کے وقت مسجد کے قریب دفن ہوئے۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ وفات کے ستر سال بعد مراکش کے شاہ نے آپ کے جسد کو سوس سے منتقل کرا کے مراکش کے مشہور قبرستان ریاض العروس میں دفن کرایا اور اس پر ایک عالیشان قبہ بنوایا۔ جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو بالکل تازہ تھا۔ مٹی نے اس پر کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ حاضرین نے انگلی سے چہرہ مبارک کو دبایا تو خون اپنے مقام سے سرک گیا' جب انگلی ہٹائی گئی تو خون پھر اپنے مقام پر آ گیا' آپ کے مزار مبارک پر انوار عظیمہ کا ظہور ہوتا ہے۔ ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے جو وہاں قرآن کریم اور دلائل الخیرات شریف پڑھتے رہتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کی وجہ سے آپ کی قبر شریف سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔ (شرح دلائل مطالع المسرات از علامہ محمد المهدی الفاسی رحمۃ اللہ علیہ)۔

الصلوٰۃ المحمودیہ

☆ حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس درود شریف کو ''دس ہزاری درود شریف'' بھی کہتے ہیں۔ اس کا ایک بار پڑھنا دس ہزار بار پڑھنے کے برابر شمار کیا جاتا ہے۔ علامہ شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر روح البیان میں اس درود شریف کے متعلق ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے عرصہ دراز سے یہ تمنا تھی کہ آقائے دو جہاں ﷺ کی زیارت خواب میں ہو تو اپنے درد ظاہر کروں اور اپنی زبوں حالی کی داستان سناؤں۔ اللہ کے فضل سے گزشتہ شب میری قسمت کا ستارہ چمکا اور مجھے حضور پرنور ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور ﷺ کو مسرور پا کر میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں ایک ہزار درہم کا مقروض ہوں اور اس کی ادائیگی سے عاجز ہوں' ڈرتا ہوں کہ اگر موت آ گئی تو یہ قرض میری گردن پر رہ جائے گا۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم محمود سبکتگین کے پاس جاؤ اور کہو کہ مجھے حضور ﷺ نے بھیجا ہے لہذا میرا قرض ادا کر دو۔ میں نے عرض کیا یارسول

اللہ ﷺ میری بات پر وہ کیسے اعتماد کریں گے۔اس کے لئے وہ نشانی طلب کریں گے تو میں کیا کروں گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا اسے جا کر کہو کہ محمود تم میرے لئے تیس ہزار مرتبہ درود شریف سونے سے پہلے پڑھتے ہو اور تیس ہزار مرتبہ درود شریف بیدار ہو کر پڑھتے ہو۔اس شخص سے یہ پیغام سن کر سلطان محمود پر گریہ طاری ہو گیا اور وہ رونے لگے۔اس کا سارا قرض ادا کیا اور ایک ہزار درہم مزید نذرانہ کے طور پر پیش کئے۔اہل دربار متعجب ہوئے اور عرض کی کہ عالی جا آپ نے اس شخص کی اس بات کی تصدیق کر دی جو ناممکن ہے۔ہم آپ کی خدمت میں شب و روز حاضر رہتے ہیں ہم نے کبھی اتنی مقدار میں آپ کو درود شریف پڑھتے نہیں دیکھا۔سلطان محمود نے کہا تم سچ کہتے ہو لیکن میں نے علماء سے سنا تھا کہ جو شخص درج ذیل درود شریف ایک مرتبہ پڑھ لے گا تو وہ دس ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ہو گا۔لہذا میں سوتے وقت اس کو تین مرتبہ پڑھ لیتا ہوں اور تین مرتبہ بیدار ہو کر پڑھ لیتا ہوں اور میں یقین رکھتا تھا کہ میں نے ساٹھ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا ہے اور میرے آنسو خوشی کے تھے کہ علماء کا ارشاد صحیح تھا کہ اس کا ثواب اتنا ہے جسے حضور ﷺ نے اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا۔اللھم صلی علی سیدنا محمد ما اختلف الملوان و تعاقب العصران وکر الجدیدان واستقل الفرقدان و بلغ روحہ وارواح اھل بیتہ منا التحیتہ والسلام وبارك وسلم علیہ کثیرا۔

صلوۃ الحضوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔اللھم صلی وسلم علی محمد تعینك الاقدام والمظھر الاتم سمك الا عظم بعدد تجلیات ذاتك وتعلقات صفاتك وآلہ کذلك۔اگر کوئی شخص یہ درود شریف ایک کروڑ مرتبہ پڑھ لے تو پڑھنے والے کو محبوب کریم ﷺ کی صحبت میسر ہوگی۔یعنی وہ محبوب کریم ﷺ کی مجلس بابرکت کا حضوری بن جائے گا۔

چند شبہات کا ازالہ

درود شریف کے بارے میں ان دنوں بعض کم علم یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ جناب نماز میں پڑھا جانے والا درود ابراہیمی ہی اصل اور صحیح درود ہے۔اس کے علاوہ جتنے بھی درود ہیں وہ سب من گھڑت' خود ساختہ اور بدعت ہیں۔ان کا پڑھنا ناجائز اور غلط ہے۔

ان لوگوں کا دعویٰ کہاں تک درست ہے یہ تو آئندہ صفحات میں قارئین پر واضح ہو جائے گا' مگر ہم ان معترضین سے اتنا عرض کریں گے کہ قرآن کریم کی آیت کریمہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ''بیشک اللہ اور اس کے تمام فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر' اے ایمان والو تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو'' پر غور کریں کہ کیا درود شریف ابراہیمی پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے پورے حکم کی تعمیل ہوتی ہے یا صرف اس کے ایک جز پر عمل ہوتا

ہے؟ قرآن کریم کی آیت مبارکہ میں صلوۃ کے ساتھ سلام کا بھی حکم ہے اور تسلیما فرما کر سلام کہنے پر زیادہ تاکید کی جب کہ درود شریف ابراہیمی میں سلام کا لفظ نہیں ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ درود ابراہیمی کی فضیلت سے کسی کو انکار نہیں مگر کیا یہ درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالی کے پورے حکم کی تعمیل ہوتی ہے؟ درود ابراہیمی تو تشہد کا جزو ہے۔ سلام کہنے کی جو تاکید ہے اس کی تکمیل تشہد میں حاضر و خطاب کے صیغے سے سلام بھیج کر ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین نے بھی سمجھا اور حاکم کائنات ﷺ کے ارشاد و تعلیم سے بھی بھی ظاہر ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب ان اللہ وملائکتہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ اے ایمان والو اس (نبی) پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا (کہ یا رسول اللہ ﷺ) بلاشک و شبہ ہم نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا جان لیا ہے (یعنی التحیات میں السلام علیك ایھا النبی و رحمتہ اللہ وبرکاتہ) آپ پر صلوۃ یعنی درود شریف کس طرح عرض کریں تو محبوب کریم ﷺ نے صرف درود ابراہیمی کی تعلیم دی سلام کی تعلیم نہیں دی کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا تھا کہ سلام عرض کرنا تو آپ کے سکھانے سے سیکھ لیا ہے جو کہ التحیات میں عرض کر دیا کرتے ہیں۔ آپ صلوۃ یعنی درود شریف سکھلا دیجئے۔

دوسری حدیث میں درود ابراہیمی ارشاد فرمانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے خود ہی فرمایا والسلام کما قد علمتھم (اور سلام جیسا کہ تم نے جان لیا ہے) (مسلم شریف بحاشیہ امام نووی جلد اول صفحہ ۱۷۵)۔ جو لوگ کہا کرتے ہیں کہ صرف درود ابراہیمی ہی پڑھنا چاہئے۔ وہ اس حدیث پر غور کریں کہ درود ابراہیمی کے ساتھ ندائیہ کلمات سے سلام عرض کرنا بھی ضروری ہے۔ غیر مقلدین کے امام محدث شوکانی لکھتے ہیں۔ فیفید ذلك ان ھذہ الفاظ المرویتہ مختصتہ بالصلوۃ واما خارج الصلوۃ فیحصل متثال بما بفید قولہ سبحنہ وتعالی ان اللہ وملئکہ یصلون (الا یتہ) فاذا قال القائل اللھم صلی وسلم علی محمد فقل استئل الاسرا القرانی (تحفۃ الذاکرین از شوکانی)۔ "اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کہ وہ درود ابراہیمی نماز ہی سے خاص ہے لیکن نماز سے باہر حکم ربانی کی تعمیل اللہ تعالی کے ارشاد ان اللہ وملئکتہ کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہو جائے گی پس کہنے والے نے کہا اللھم صلی وسلم علی محمد "اے اللہ درود و سلام حضرت محمد پر بھیج" تو اس نے قرآن مجید کے حکم پر عمل کیا۔

مندرجہ بالا احادیث اور شرح سے واضح ہو گیا کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھا جائے اور نماز سے باہر جو درود شریف بھی پڑھا جائے اس میں سلام کا لفظ ضرور آئے تا کہ اللہ کریم کے حکم کی تعمیل پوری ہو اور اگر نماز سے باہر درود ابراہیمی شریف ہی پڑھنا ہو تو اس کے آخر پر السلام علیك ایھا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ پڑھنا چاہئے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ "التحیات" میں پڑھا جانے والا درود شریف یعنی درود ابراہیمی کونسا ہے؟ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مطالعہ کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ جانتے ہیں کہ اس درود شریف کے الفاظ بھی ایک جیسے نہیں' ایک حدیث میں تو وہ الفاظ ہیں جو عام طور پر التحیات میں پڑھتے ہیں' اس کے علاوہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس حدیث کو ملاحظہ فرمایئے۔ ابو حمید الساعدی انهم قالوا یارسول الله کیف نصلی علیك قال قولو اللهم صلی علی محمد وازواجه وزریته کما صلیت علی ال ابراهیم وبارك علی محمد وازواجه وذریته کما بارکت علی ال ابراهیم "ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں تو ارشاد فرمایا کہ یوں پڑھو اللهم صلی علی محمد وازواجه وذریته آخر تک" (بخاری شریف کتاب الدعوات)۔

بخاری شریف کی دوسری حدیث۔ عن ابی سعید الخدری قال قلنا یارسول الله هذا السلام علیك فقد علمنا فکیف نصلی علیك قل قولو اللهم صلی علی محمد عبدك ورسولك کما صلیت علی ابراهیم و بارك علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراهیم وآل ابراهیم "ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ سلام آپ پر کرنا ہم نے جان لیا ہے' آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں' فرمایا کہو اللهم صلی علی محمد عبدك ورسولك آخر تک" (بخاری شریف کتاب الدعوات باب الصلوۃ علی النبی ﷺ)۔

ان درود پاک کے الفاظ میں اور عام طور پر التحیات میں پڑھے جانے والے درود شریف ابراہیمی کے الفاظ میں جو فرق ہے وہ بالکل واضح ہے۔ اب اگر کوئی جاہل یہ کہے کہ جناب یہ تو درود ابراہیمی نہیں تو اس کو اللہ ہی ہدایت دے سکتا ہے۔ سب الفاظ محبوب کریم ﷺ کے ارشادات ہیں۔ سب بجا ہیں۔ سب حق ہیں۔ سب نور ہیں۔ ان میں سے جس پر بھی عمل کیا جائے درست ہے۔ کسی ایک پر عمل کرنا اور دوسروں کو بدعت و ناجائز کہنا کسی جاہل کا شیوہ تو ہو سکتا ہے لیکن ایک پڑھے لکھے آدمی کو یہ بات کسی طرح زیب نہیں دیتی۔

اس کے علاوہ احادیث صحیحہ میں درود شریف کے اور بھی صیغے ہیں۔ ایک ایمان افروز واقعہ بھی ملاحظہ کیجئے۔ اس واقعہ کے ناقل ابن قیم جوزی ہیں جو کہ تمام وہابیوں کے امام اور مقتداء ہیں۔ اسے پڑھ کر آپ کا ایمان تازہ ہو جائے گا اور معترضین کی فضول گوئی آپ پر واضح ہو جائے گی۔ وہ لکھتے ہیں۔ وقل عبدالله بن الحکم رایت الشافعی فی النوم فقلته مافعل الله بك؟ قل رحمنی و غفرلی وزفنی الی الجنته کما تنزف العروس' ونثر علی کما ینثر علی العروس۔ فقلته بم یلفت هذه الحل؟ فقل لی فقل یقول لك بما فی کتاب الرسلاته من الصلوۃ علی النبی صلی الله علیه وسلم لك فکیف ذالك؟ قل وصلی الله علی

محمد عدد ماذکره الذکرون و عدد ماغفل عن ذکره الغافلون۔ قل فلماء اصبحت نظرت فی لرسالته فوجت الامر کما رایت صلی الله علیه وسلم (ابن قیم جوزی (التوفی ۷۵۱ھ) جلاء الافہام مطبوعہ دار الطباعۃ المحمدیہ بالا زہر القاہرہ مصر۔ ص ۲۴۷)۔

یعنی عبداللہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا' مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں اس طرح لے جایا گیا جس طرح دلہن کو لے جایا کرتے ہیں۔ مجھ پر (رحمت کے پھول) اس طرح نچھاور کئے گئے جس طرح دلہن پر نچھاور کئے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ عزت افزائی کس بات کا صلہ ہے تو کہنے والے نے مجھے کہا کہ تو نے اپنی کتاب 'الرسالہ' میں حضور نبی کریم ﷺ پر جو درود کہا ہے' یہ اس کا صلہ ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا اے امام وہ درود شریف کس طرح ہے؟ امام شافعی نے فرمایا وہ درود شریف اس طرح ہے۔وصل الله علی محمد عدد ماذکره الذاکرون وعدد ماغفل عن ذکره الغافلون ۔اس سے واضح ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''الرسالہ'' کے خطبہ میں محبت بھرے الفاظ میں جب اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ پر درود لکھا جس کا ذکر صحاح ستہ کی کسی کتاب میں نہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ عزت افزائی فرمائی۔ معلوم ہوا کہ دل محبت سے لبریز ہو' روح میں عشق مصطفیٰ ﷺ کا نور چمک رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے درود کو قبول فرماتے ہیں۔

پروفیسر سید ابوبکر غزنوی (غیر مقلد) سابق وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی بہاولپور نے اپنی کتاب میں ''مسنون درود شریف کی چالیس حدیثیں'' کے عنوان کے تحت درج ذیل درود شریف بھی نقل کئے ہیں۔

☆ اللهم صلی علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیه کما ینبغی ان یصلی علیه۔

☆ اللهم صلی علی محمد وعلی آل محمد صلاة تکون لك رضا ولحقه اداء واعطه الوسیلته وامقلم الذی وعددته اجز عنفا هو اهله واجز وعنا من الضل ما جزیت نبیا عن امته وصل علی جمیع اخوله من النبیین والصلحین یاارحم الرحمین

☆ اللهم صلی علی محمد وانزله المقرب عندك یوم القیامته۔

☆ اللهم صلی علی روح محمد فی الارواح وعلی جسده فی الاجساد وعلی قبره فی القبور۔

☆ جزی الله عنا محمدا صلی الله علیه وسلم بما هو اهله۔

مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (غیر مقلد) لکھتے ہیں کہ ایک طریقہ درود شریف پڑھنے کا یہ ہے کہ ہر روز نماز عشاء کے بعد صاف ستھرے لباس سے جو حلال کمائی سے حاصل کیا ہو ملبوس ہو کر اور تازہ وضو کر کے اور خوشبو لگا کر خلوت میں بیٹھ کر شور وشغب سے توجہ میں خلل نہ پڑے' صاف وستھرا مصلے بچھائے اور یہ درود

شریف پڑھے۔ اللھم صلی علی سیدنا محمد و اٰلہ کما تحب و ترضی ۔ مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جو سوتے وقت ستر بار اس درود شریف کو پڑھے اسے دولت زیارت نصیب ہوگی۔

اللھم صلی علی سیدنا محمد بحر انوارك ومعدن اسرارك ولسان حجتك و عروس مملتك واسام حضرتك و طراز ملكك و خزائن رحمتك و طريق شريعتك المتلذ ذبتو عبدك انسان عين الوجود والسبب فی كك موجود عين اعيان خلقك المتقدم من نور ضياتك صلوة ندوم هدوامك وتبقی ببقائك لا منتهی لهادون عليك صلوة ترضيك و ترضيه و ترضی بها عنا يارب العالمين۔

پھر درود شریف "تنجینا" کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس درود شریف کا بکثرت پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چسپاں کرنا تمام امراض وبائیہ ہیضہ و طاعون وغیرہ سے حفاظت کے لئے مفید اور مجرب ہے اور قلب کو عجیب وغریب اطمینان بخشتا ہے۔ درود تنجینا یہ ہے اللهم صلی علی سیدنا محمد صلوة تنجینا بها من جميع الاحوال والافات وتقض لنا بها جميع الحاجات وتطهرنا بها من جميع السيات وترفعنا بها عندك علی الدرجات و تبلغنا بها اقصی الغايات من جميع الخيرات فی الحيوة و بعد الممات۔

ان کے علاوہ محدثین وفقہاء رحمتہ اللہ علیہم کو دیکھئے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں محبوب کریم ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ ﷺ یا کوئی اور مختصر درود شریف کے الفاظ لکھے ہیں۔ حالانکہ یہ الفاظ بھی محبوب کریم ﷺ سے ماثور نہیں اور نہ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین سے ان الفاظ کا ثبوت ملتا ہے بلکہ یہ درود شریف تو صحابہ کرام کے کئی سو سال بعد لکھا جانے لگا ہے' مگر معترضین نے کبھی یہ نہ کہا کہ یہ درود شریف ناجائز و بدعت ہے بلکہ دن رات اسے پڑھتے ہیں بولتے ہیں اور لکھتے ہیں۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جناب یہ درود الصلوة و السلام عليك يارسول الله پڑھا جاتا ہے۔ یہ درود پڑھنا بھی بدعت و ناجائز ہے۔ یہ تو بدعتی لوگوں کا گھڑا ہوا خود ساختہ درود ہے۔ پاکستان کے علاوہ کسی اور ملک میں نہیں پڑھا جاتا۔ اس جاہلانہ اعتراض کے بارے میں ہم کیا عرض کریں' ہم چند شہادتیں نقل کر رہے ہیں قارئین خود فیصلہ فرمالیں۔

ابن القیم جوزی (المتوفی ۷۵۱ھ) اپنی کتاب "جلاء الافہام" میں لکھتے ہیں۔ حضرت ابوبکر محمد بن عمر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں شیخ الشائخ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں حالانکہ آپ اور تمام علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل اور مجنون ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں نے وہی کیا جو حضور نبی کریم ﷺ کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی

زیارت ہوئی کہ حضور نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ شبلی کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم پڑھتا ہے۔ اسکے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ لقد جاء کم رسول من انفسکم آخر تک پڑھتا ہے۔ اس کے بعد تین مرتبہ صلی اللہ علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد (ﷺ) پڑھتا ہے۔ حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نماز کے بعد کیا پڑھتے ہیں تو انہوں نے بھی بتایا۔

☆ مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک دن کہا۔ جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ سے کہ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (شکر النعمہ بذکر الرحمۃ)۔

☆ مولوی حسین احمد مدنی الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

''ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگر چہ بصیغہ خطاب وندا ہ کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں اور اس تفصیل کو مختلف تصانیف و فتاویٰ میں ذکر فرمایا'' (الشہاب الثاقب)۔

☆ غیر مقلدین کے امام حافظ ابن قیم جوزی اور مستند علماء دیو بند کی عبارات آپ کے سامنے ہیں کہ الصلوۃ واسلام علیک یارسول اللہ درود شریف ہی ہے۔ اب دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ پاکستان کے علاوہ بھی کہیں اور پڑھا جاتا ہے یا نہیں تو سنیئے!

نامور مورخ اور ادیب نسیم حجازی اپنے سفر نامہ میں ترکی کے سفر کا حال لکھتے ہیں!'' کوئی گیارہ بجے کے قریب ہم نے قونیہ کا رخ کیا' ڈرائیور کے ساتھ ایک نوجوان تھا' جو ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بات کرسکتا تھا۔ جمعہ کا دن تھا اور ہم نے اپنے گائیڈ کو روانہ ہوتے وقت ہی بتا دیا تھا کہ ہم راستے کی کسی مسجد میں جمعہ کی نماز کے لئے رکنا چاہتے ہیں۔ انقرہ سے قونیہ کا فاصلہ قریباً ڈیڑھ سو میل تھا اور ہمارا ڈرائیور شہر کے مضافات سے نکلنے کے بعد تقریباً ستر میل فی گھنٹہ کے حساب سے کار چلا رہا تھا۔ اس کار پر ڈرائیور کے سامنے ایک چھوٹی سے تختی لٹک رہی تھی جس پر الرزق علی اللہ کے الفاظ کندہ تھے۔ کوئی آدھ یا پون گھنٹہ بعد سڑک کے کنارے ایک چھوٹی سی بستی کی مسجد کے قریب کار رکی اور ہم اتر پڑے۔ ترک کسانوں کی اس بستی کی سب سے خوبصورت عمارت یہ مسجد تھی۔ میں نے وضو کے لئے کوٹ اتارا تو ایک دیہاتی نے پانی کا کوزہ بھر کر میرے سامنے رکھ دیا' وضو سے فارغ ہو کر اٹھا تو اس نے ایک صاف تولیہ پیش کر دیا۔

مسجد کے اندر قالین بچھے ہوئے تھے' جنہیں دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان لوگوں کی کمائی کا بیشتر حصہ اپنے گھروں کے بجائے خدا کے گھر کی آرائش پر صرف ہوتا ہے۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔

بستی کے مکانات کی تعداد دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں ہر آدمی نماز پڑھتا ہے۔ جماعت میں ابھی کچھ دیر تھی اور خطیب صاحب ایک کتاب سے فارسی کے کسی شاعر کا نعتیہ کلام پڑھ رہے تھے۔ وہ تھوڑے وقفہ کے بعد نمازیوں کو درود وسلام پڑھانا شروع کر دیتے۔ الفاظ وہی تھے جن سے ہر پاکستانی کے کان آشنا ہیں الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ کچھ دیر بعد منبر پر کھڑے ہو کر خطیب نے عربی زبان میں خطبہ پڑھا اور اس کے بعد جماعت کھڑی ہو گئی۔

ہم نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو تمام نمازیوں کو مصری کی ڈلیوں کا ایک ایک لفافہ اور گلاب کے عرق کا ایک ایک گھونٹ تقسیم کیا گیا۔ جب نمازی باری باری دروازے کے قریب پہنچے تھے تو ایک شخص گلاب پاش سے عرق کے چند قطرے ان کی ہتھیلی پر ڈال دیتا تھا اور وہ اسے پی لیتے تھے۔ دوسرا مصری کی ڈلیوں سے بھرے ہوئے چھوٹے لفافے ان کو تقسیم کرتا جاتا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کی نماز کے بعد اسی طرح گلاب کا عرق اور مصری تقسیم کی جاتی ہے''۔

☆ قاضی محمد زاہد الحسینی خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی لکھتے ہیں۔

علامہ عبدالحمید خطیب پاکستان میں سعودی عرب کے پہلے سفیر تھے' پاکستان آنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں شیخ الحرم تھے اور حکومت سعودیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے' قرآن کریم کی مختصر تفسیر بنام ''تفسیر الخطیب'' اور سیرت نبوی پر ''تابعۃ الخطیب'' امی الرسالات کتابیں لکھیں اس کے علاوہ سلطان عبدالعزیز ابن سعود کی سوانح حیات ''الامام العدل'' کے نام سے دو جلدوں میں لکھی' پاکستان سے سبکدوش ہونے کے بعد دمشق (شام) چلے گئے اور وہیں ۱۳۸۱ھ میں انتقال کیا۔

یہ اپنی کتاب ''امی الرسالات'' کے دیباچہ کے صفحہ ۴ پر لکھتے ہیں کہ ''میں مسجد حرام میں مدرس تھا تو مجھ سے ملک شام کے ایک حاجی نے آ کر شکایت کی کہ میں بیت اللہ شریف کے مطاف میں الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہہ دیا تھا کہ ایک عالم نے جو اپنے آپ کو نجدی ظاہر کرتا ہے مجھے روک دیا۔ میں نے شیخ ابن مانع اور شیخ عبدالظاہر امام مسجد حرام سے پوچھا تو ان دونوں نے فرمایا کہ اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر جس نے روکا ہے وہ ان (دونوں شیوخ) کو بھی برا بھلا کہہ رہا ہے' (لہذا) یہ بات اور اس قسم کی دوسری باتیں لوگوں کی نظر میں وہابیہ نجدیہ کی حقارت کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ کیا واقعی علمائے نجدیہ وہابیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنا حرام ہے؟

تو میں نے اس کا جواب دیا کہ تمام اسلاف وہابیہ اس صلوۃ والسلام کو جائز قرار دیتے ہیں' بعض لوگ خواہ مخواہ اپنے غلط عقائد کو وہابیہ کے ساتھ خلط ملط کر کے وہابیہ کو بدنام کر رہے ہیں۔

مدینہ منورہ میں آج بھی روضہ محبوب کریم ﷺ پر ہر نماز کے بعد الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھا جاتا ہے۔ کوئی منع نہیں کرتا بلکہ معلم حضرات ہر حاجی کو مواجہ شریف کے سامنے لے

جا کر دست بستہ بلند آواز سے الصلوۃ والسلام علیك یا رسول الله کہلواتے ہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ درود شریف نہیں وہ مواجہہ شریف میں یہ درود کیوں پڑھتے ہیں۔ الحمدللہ دنیا کے وہ تمام ممالک جہاں مسلمان آباد ہیں وہاں یہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

رہا یہ شبہ کہ محبوب کریم ﷺ درود پڑھنے والے کا درود سن لیتے ہیں یا نہیں تو اس کے بارے میں غیر مقلدین کے امام ابن القیم جوزی نے ''جلاء الافہام'' میں ایک حدیث نقل کی ہے سنیئے۔ ''طبرانی نے یہ سند مذکور کہا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو' اس لئے کہ وہ یوم مشہود ہے اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی بندہ (کسی جگہ سے) مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ جہاں بھی ہو' حضرت ابودرداء فرماتے ہیں ہم (صحابہ) نے عرض کیا محبوب ﷺ آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا ہاں میری وفات کے بعد بھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے''۔

اس حدیث کو حافظ منذری نے ترغیب میں ذکر کیا اور کہا کہ ابن ماجہ نے اسے بہ سند جید روایت کیا۔ یہاں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ ''سنن ابن ماجہ'' میں یہ حدیث نہیں پھر حافظ منذری کا ''رواہ ابن ماجہ بہ سند جید'' کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ اس لئے کہ منذری نے رواہ ابن ماجہ کہا ہے ''فی ستہ'' نہیں کہا' مرویات ابن ماجہ سنن میں منحصر نہیں بلکہ تفسیر و تاریخ وغیرہ بھی ان کی تصانیف ہیں۔ یہ حدیث ابن قیم نے اپنی مشہور کتاب ''جلاء الافہام'' میں نقل کی جس میں مراد مذکور ہے کہ درود پڑھنے والا جہاں بھی ہو اس کی آواز رسول اللہ ﷺ کو پہنچ جاتی ہے۔

☆ مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''بوادر النوادر'' جلد اول صفحہ ۲۰۵ پر اس حدیث کی سند اور متن دونوں پر کلام کیا ہے۔ علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اعتراضات کا مفصل' مدلل' علمی اور تحقیقی جواب دیا ہے جو پڑھنے کے قابل ہے' مگر افسوس کہ طوالت کے خوف سے ہم یہاں جواب نقل نہیں کر سکتے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کیا درود شریف میں مزید کلمات کا اضافہ کیا جا سکتا ہے؟ یعنی ایسے کلمات کا اضافہ کرنا جس سے محبوب کریم ﷺ کی عظمت و شان ظاہر ہوتی ہو۔ اس بارے میں عرض ہے کہ ''فقہا نے نماز کے درود میں لفظ سیدنا کی زیادتی کو مستحب اور افضل قرار دیا ہے۔ صاحب ''درمختار'' نے فرمایا وندا السیدنا لان زیادة الاخبار الوقع عین السلوك والادب لهو افضل من تركه یعنی نماز میں درود شریف میں سیدنا کا لفظ کہنا مستحب ہے کیونکہ اخبار واقعی کا زیادہ کرنا عین ادب کی راہ چلنا ہے۔ لہذا اس کا پڑھنا اس کے چھوڑنے سے افضل ہے اور شامی میں ہے والافضل الابتان بلفظ السیدة کما قله ابن ظهیرة وصرح به التی الشارح لان فیه الابتان بما امرنا به وزیادة الاخبار

بالواقع الذی هو ادب فهو افضل من ترکه (شامی جلد اول صفحہ ۴۷۹) یعنی لفظ سیدنا لانا افضل ہے۔ یعنی نماز کے درود شریف میں اللهم صلی علی سیدنا محمد کہنا افضل ہے جیسا کہ ابن ظہیرہ نے کہا اور فقہاء کی ایک جماعت نے اس کی تصریح کی اور اس کے مطابق شارح (صاحب درمختار) نے بھی فتویٰ دیا کیونکہ اس میں اس چیز کا لانا ہے جس کا ہمیں حکم دیا گیا (یعنی محبوب کریم ﷺ کی تعظیم وتوقیر) اور زیادہ اخبار ہے اس واقع کی جو عین ادب ہے۔ لہذا اس کا کہنا افضل ہے اس کے ترک سے"۔

☆ مولوی محمد ذکریا سہارنپوری امیر تبلیغی جماعت لکھتے ہیں۔ "نبی کریم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ شروع میں سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔ "درمختار" میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو عین ادب ہے جیسا کہ رملی "شافعی" وغیرہ نے کہا ہے"۔

☆ مولانا حافظ عبدالرحمان ابن مفتی محمد حسن دیوبندی مہتمم جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور راوی ہیں کہ میرے والد صاحب نے ایک موقعہ پر مجھے یہ واقعہ سنایا کہ ایک دن مولانا داؤد غزنوی (غیر مقلد) آئے اور کہنے لگے۔ میں درود شریف پڑھتا ہوں تو اس کی عظمت بڑھانے کے لئے کچھ اور کلمات اس میں شامل کر لیتا ہوں' سوچتا ہوں کہ یہ بے ادبی یا سنت کی خلاف ورزی تو نہیں؟

یہ بات ہو رہی تھی کہ اچانک مولانا محمد ادریس کاندھلوی تشریف لے آئے۔ مفتی (محمد حسن امرتسری) صاحب نے انہیں مخاطب کر کے کہا آیئے مولانا اس وقت آپ کی ضرورت پڑ گئی پھر انہیں مولانا داؤد غزنوی کا سوال سنایا۔ مولانا ادریس صاحب نے کہا اس میں کوئی اشکال نہیں اور قرآن کی اس آیت سے استنباط فرمایا کہ یاایها الذین امنو صلوا علیه و سلموا تسلیما اس میں صلو اور سلمو کے صیغے مطلق ہیں' اس اطلاق میں یہ خاص شکل بھی شامل ہے' مفتی صاحب نے یہ بات جو سنی تو فرمایا جزاک اللہ آپ نے خوب جواب دیا۔

☆ قاضی محمد زاہد الحسینی خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد دیوبندی لکھتے ہیں کہ "درود شریف اس محبت ایمانی اور روحانی عقیدت کا اظہار ہے جو ایک خوش بخت مسلمان سید دو عالم ﷺ کے حضور پیش کرتا ہے۔ اس لئے جن کلمات میں نثر یا نظم کی طرز پر پیش کرے جائز اور درست ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سید دو عالم ﷺ کے حضور فداك ابی و امی اور فداك روحی جیسے عشق ومحبت میں ڈوبے ہوئے کلمات سے اپنی تسکین قلبی کا کچھ سامان مہیا کیا۔ اس لئے محبت ایمانی اور عقیدت روحانی کی بنا پر بہترین پیرایہ اختیار کرے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اپنے نبی ﷺ پر بہترین طرز اور اچھے پیرائے میں درود بھیجو (جواہر البحار جلد ۳' صفحہ ۸۳۰)۔ چنانچہ عشاق اور خدام نے مقدور بھر جس انداز اور طرز اور کلمہ کو تلاش کر سکے' اسے بیان کرنے کا شرف حاصل کیا۔ درود وسلام کے کئی کلمات ہزاروں کی تعداد میں امت کے لئے تالیف کئے"۔

ان عبارات سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ درود شریف کے تمام مجموعے مثلاً دلائل الخیرات' درود تاج'

درود لکھی، درود ماہی، درود مستغاث وغیرہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر کوئی جاہل ان کے پڑھنے سے منع کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دے سکتا ہے۔

یہاں ایک شبہ پیدا ہوسکتا ہے کہ آپ تو کہتے ہیں درود شریف میں ایسے کلمات کا اضافہ کرنا جائز ہے جن سے محبوب نبی کریم ﷺ کی عظمت وشان ظاہر ہوتی ہو لیکن رحمت کائنات ﷺ کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی شان اقدس بیان کرنے میں مبالغہ کرنا جائز نہیں۔ حدیث درج ذیل ہے۔ عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسیٰ ابن مریم فلما عبده فقولوا عبدالله ورسوله (متفق علیہ) ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہم السلام کو بڑھایا۔ میں اللہ تعالیٰ کا صرف عبد ہوں لہٰذا تم مجھے عبداللہ ورسولہ کہو''۔

☆ علامہ سیدی احمد سعید کاظمی محدث رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''یہ حدیث صحیحین (بخاری ومسلم) کی متفق علیہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اس حدیث شریف میں یہ ارشاد فرمایا کہ مجھے الوہیت اور معبودیت کے درجہ تک نہ بڑھاؤ جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہہ کر انہیں الٰہ اور معبود بنایا اور مقام عبدیت ورسالت سے بڑھا کر معبودیت اور الوہیت تک پہنچا دیا''۔

جو لوگ اس حدیث کو پڑھ کر رسول اکرم سید دو عالم ﷺ کی شان رسالت اور کمال عبدیت بیان کرنے سے روکتے ہیں، انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ شان رسالت اور کمال عبدیت کے مقام اور مرتبہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے حق میں مبالغہ ممکن نہیں۔ اس لئے کہ عبدیت ورسالت کا کوئی کمال ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سید عالم ﷺ کو عطا نہ فرما دیا ہو۔ نیز یہ کہ اس مقام عبدیت ورسالت میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے کوئی حد نہیں نہ اس میں زیادتی اور مبالغہ متصور ہے۔ البتہ الوہیت اور معبودیت کی صفت اگر کوئی شخص معاذ اللہ رسول اکرم ﷺ کے لئے ثابت کرے تو یقیناً اس نے مبالغہ کیا اور حضور ﷺ کو حد سے بڑھایا۔ لیکن کسی مسلمان کے حق میں یہ گمان کرنا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو الوہیت اور معبودیت کے درجہ تک پہنچایا ہے۔ بڑا جرم اور گناہ عظیم ہے۔ کوئی مسلمان جو لا اله الا الله محمد رسول الله اپنی زبان سے پڑھتا ہو اور دل سے اس کا یقین رکھتا ہو اس کے حق میں ان کا گمان شدید قسم کی سوء ظنی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان بعض الظن اثم۔

مختصر یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس بیان کرنے میں مبالغہ ممکن نہیں بجز اس کے کہ حضور ﷺ کے لئے الوہیت ثابت کی جائے اور اس حدیث میں خود اس امر کی تصریح موجود ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ لا تنظرونی کما اطرت النصاری (الحدیث) ''مجھے ایسا نہ

بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھایا"۔
ظاہر ہے کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو "الٰہ" مانا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
اذ قال الله یعیسی أنت قلت للناس اتخذونی وامی الهین من دون الله ۔ثابت ہوا کہ حدیث مبارک میں حضور سید عالم ﷺ کو الٰہ ماننے کی نہی وارد ہے۔ یہ نہیں کہ ماسوائے الوہیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان تسلیم کرنے سے منع کیا گیا ہو' حاشاوکلا ایسا ہرگز نہیں' بلکہ ہر وہ خوبی اور کمال جو الوہیت کے ماسوٰی ہے۔وہ حضور ﷺ کے لئے ثابت و مستحق ہے۔حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے "اشعۃ اللمعات" میں فرماتے ہیں۔

فقولوا عبدالله ورسوله پس بگوئید مرا بنده خدا و رسول او۔ وبندگی مقام خاص و صفت مخصوصه آنحضرت ست که بنده حقیقی اوست و ازهمه اتم واکمل ست دریں صفت و کمال مدح و بیان علو مقام آنحضرت در اسناد ایں صفت ست و اطراء مبالغه مدح آنحضرت راه ندارد و هر وصف و کمال که اثبات کنند و بهر کمالے که مدح گویند از رتبه او قاصر است الا اثبات صفت الوهیت که درست نیاید۔ بیت مخواں او را خدا از بهر أمر شرح و حفظ دیں وگر هر وصف کش میخواهی اندر مدحش انشاکن۔

وحقیقت هیچ کس جز خدا شناسد چناں که خدارا چوں اوکس شناخت صلی الله علیه وآله وسلم (اشعۃ اللمعات جلد چہارم صفحہ ۹۳-۹۴) "پس مجھے خدا کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔ مقام "عبدیت" رسول اللہ ﷺ کا مقام خاص اور محبوب کریم ﷺ کی صفت مخصوصہ ہے۔ اس لئے محبوب ﷺ کے عبد حقیقی ہیں اور اس وصف عبدیت میں سب سے زیادہ اتم و اکمل ہیں اور رحمت کائنات ﷺ کی کمال مدح اور علو مقام اسی صفت عبدیت کی طرف اسناد کرنے میں ہے۔حد سے بڑھانا اور مبالغہ کرنا رحمت دوجہاں ﷺ کی مدح شریف میں راہ نہیں پاتا۔ جس صفت کمال کا رحمت دوجہاں ﷺ کے لئے اثبات کریں اور جس کمال وخوبی کے ساتھ محبوب کریم ﷺ کی تعریف کریں وہ حضور ﷺ کے مرتبہ سے قاصر ہے بجز اثبات صفت الوہیت کے کہ وہ درست نہیں"۔

مخواں او را خدا ازسر امر شرح و حفظ دیں
وگر هر وصف کشی میخواهی اندر مدح انشا کن

یعنی امر شرح اور دین کو محفوظ رکھنے کے لئے انہیں خدا نہ کہو۔اس کے علاوہ جو صفت چاہو محبوب کریم ﷺ کی مدح میں بیان کرو۔
حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ان کی حقیقت کو جانتا ہے نہ ان کی تعریف کرسکتا ہے۔اس لئے کہ محبوب کریم ﷺ حقیقت میں جیسے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی

طرح کوئی نہیں پہچانتا۔

☆ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ رحمت کائنات ﷺ کی مدح میں جو کمالات اور خوبیاں بیان کی جائیں وہ سب آپ ﷺ کے مرتبہ سے قاصر ہیں اور کسی قسم کے اطراء و مبالغہ کو رحمت دو جہاں ﷺ کی تعریف میں راہ نہیں ملتی' بجز اثابت الوہیت کے۔

اور یہ امر ظاہر ہے کہ رحمت کائنات ﷺ کو روحانی طور پر حاضر ناظر سمجھنا یا ابتداء آفرینش خلق سے دخول جنت و نار تک جمیع ما کن و ما یکون کے علم کا حضور ﷺ کو عالم ماننا' نیز محبوب کریم ﷺ کو نور کہنا اسی طرح خزائن الٰہیہ کو مالک دو جہاں ﷺ کے دست کرم میں بہ عطائے الٰہی تسلیم کرنا۔ علیٰ ہذا القیاس جس قدر صفات اور کمالات رحمت دو جہاں ﷺ کے لئے اہل سنت قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت مانتے ہیں۔ان میں سے کوئی وصف بھی صفت الوہیت نہیں۔ لہذا کمالات مذکورہ کے ساتھ ﷺ کی مدح وثنا کو معاذ اللہ اطراء اور مبالغہ کہنا دروغ ہے۔ چھوڑ دے اس چیز کو (یعنی الوہیت کو) جس کا دعویٰ کیا تھا نصاریٰ نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اور حکم کر ہر اس چیز کے ساتھ جو تو چاہے محبوب کریم ﷺ کی مدح وثنا میں اور اس پر اچھی طرح پختہ اور مضبوط رہو۔

صلوۃ النور الذاتی

☆ اس درود شریف کو ایک مرتبہ پڑھا جائے تو ایک لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ یہ درود شریف ۵۰۰ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگنے سے حاجت پوری ہوتی ہے اور مشکل حل ہوتی ہے۔

اللهم صلی علی سیدنا محمد ن النور الذاتی الساری فی جمیع الاثار والاسماء والصفات وعلی آله وصحبه وسلم "یا اللہ اور درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو نور ذاتی ہیں۔ تمام اسماء و آثار و صفات میں سریان کیے ہوئے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر سلام بھیج"۔

اللہ قادر و کریم ہم سب کو اپنے پیارے محبوب ﷺ آپ کے آل و اولاد' صحابہ کرام' اولیائے کاملین اور علماء کرام کی محبت سے مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسین ﷺ

امیدوار شفاعت محبوب کریم ﷺ

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	☆	ادب و تعظیم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
☆	گریہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	☆	نور الہدیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
☆	عشق خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	☆	شمس الضحیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم صلی اللہ علیہ وسلم
☆	راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم	☆	وسیلتنا فی الدارین صلی اللہ علیہ وسلم
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبا لوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال صلی اللہ علیہ وسلم	☆	اسمائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لوگر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں ﷺ
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات ﷺ
☆	باعث تسکینِ دل و جان ﷺ	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن